عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

جلد ۵ - شمارہ ۴۳

ختم نبوة

انٹرنیشنل

قادیانیوں نے مرزا طاہر کو قیدی بنا دیا

پاکستان کے راز اسرائیل کیسے پہنچے

رسالہ پڑھنے سے میرے دل کی دنیا ہی بدل گئی۔ ایک سابق قادیانی کے تاثرات

نواب گوری پور کے ولی عہد کے قبول اسلام کا واقعہ۔

صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا وجدی الحسینی ——— (قاضی بھوپالی)

فخرِ رسالتؐ، صدرِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم
چشم و چراغِ دورۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

آپؐ کی آمد فصلِ بہاراں، غنچے چٹکے، پھول کھلے
رحمت بدلی، بدلا موسم صلی اللہ علیہ وسلم

حسنِ ازل کے آئینے بن کر، آپؐ کے جلوے پھیلے ہیں
آپؐ ہیں گویا نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم

چھائی ہے عظمت آپؐ کی آقا، سارے جہاں کے پردہ پر
آپؐ کے آگے خلق کے سرخم صلی اللہ علیہ وسلم

ہادیؐ بن کر خلق میں آئے اور بتائیں راہیں سب
راہِ جنت راہ جہنم صلی اللہ علیہ وسلم

آپؐ کی دعوت ایسی مکمل، جس کا نہیں ہے توڑ کوئی
حجتِ باطل درہم برہم صلی اللہ علیہ وسلم

آپؐ سے روشن جلوۂ معنیٰ، آپؐ سے روشن فکر و نظر
پہلے یہاں ہر چیز تھی مبہم صلی اللہ علیہ وسلم

آپؐ کے نرم و گرم بیاں سے، کوندگئی بجلی آنکھوں میں
نطقِ پیمبر، شعلہ و شبنم صلی اللہ علیہ وسلم

آپؐ نے ریگستانِ عرب میں، پاؤں سے ٹھوکر ماری جب
پھوٹ ہی نکلا چشمۂ زم زم صلی اللہ علیہ وسلم

گونج اٹھا ہے نعرۂ وحدت جب سے فضائے عالم میں
ٹوٹ گیا ہے کفر کا دم خم صلی اللہ علیہ وسلم

ہفت روزہ

ختم نبوت

کراچی

انٹرنیشنل

جلد ۵ | ۱۱ ار تا ۱۷ ار شعبان المعظم بمطابق ۱۰ ار تا ۱۶ ار اپریل ۱۹۸۷ء | شمارہ ۴۳

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی — مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: ۷۱۱۹۷۱

بدل اشتراک

سالانہ ۱۰۰ روپے — ششماہی ۵۵ روپے
سہ ماہی ۳۰ روپے — فی پرچہ ۲ روپے

بیرونی ممالک — بذریعہ ہوائی ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ — ڈرافٹ	۳۲۵ روپے
افریقہ	۳۲۵ روپے
یورپ	۳۲۵ روپے
ایشیا	۳۲۵ روپے
جاپان، ملائشیا	۳۲۵ روپے
	۳۲۵ روپے
جاپان	۳۲۵ روپے
فی جی، نیوزی لینڈ	۳۲۵ روپے
آسٹریلیا	روپے
خلیجی ممالک	روپے

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب — پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب — برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب — بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب — جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب — برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب — کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب — فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد	محمد صادق صدیقی
گوجرانوالہ	حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ	ایم عبدالرحیم شکر گڑھ
مری	قاری محمد اسد اللہ عباسی
بہاول پور	محمد اسماعیل شجاع آبادی
بھکر / کلورکوٹ	حافظ غلام مصطفےٰ قاسمی
جھنگ	غلام حسین
ٹنڈو آدم	محمد راشد مدنی
پشاور	مولانا نور الحق نور
لاہور	طاہر رزاق، مولانا کرم بخش
مانسہرہ	سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد	مولوی فقیر محمد
لیہ	حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسماعیل خان	محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان	فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ / ننکانہ	محمد متین خالد
ملتان	عطاء الرحمان
سرگودہا	حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد سندھ	نذیر احمد بلوچ
گجرات	چوہدری محمد طفیل

بیرون ملک نمائندے

قطر	قاری محمد اسماعیل رشیدی
امریکہ	چوہدری محمد شریف نکودری
دوبئی	قاری محمد اسماعیل
ابوظہبی	قاری وصیف الرحمٰن
لائبیریا	ہدایت اللہ
ہارڈس	اسماعیل قاضی
کینیڈا	آفتاب احمد
سوئٹزرلینڈ	اے کیو انصاری
ٹرینیڈاڈ	اسماعیل ناخدا
برطانیہ	محمد اقبال
اسپین	راجہ حبیب الرحمان
ڈنمارک	محمد ادریس
ناروے	میاں اشرف جاوید
افریقہ	محمد زبیر افریقی
ماریشس	محمد اخلاص احمد
ری یونین فرانس	عبدالرشید بزرگ
بنگلہ دیش	محی الدین خان

پرنٹر و پبلشر: عبدالرحمان یعقوب باوا — طابع سید شاہد حسن — مطبع القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۲۰/ اے سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی

صدائے ختم نبوت

پاکستان کے راز اسرائیل کیسے پہنچے اور اصل مجرم کون ؟

واشنگٹن پوسٹ کی ایک اشاعت میں انکشاف کیا گیا ہے کہ امریکی بحریہ میں اعلیٰ عہدہ پر فائز جوناتھن جے پولارڈ کو ۱۹۸۵ء میں اسرائیل کے لئے جاسوسی کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔ واشنگٹن پوسٹ نے پولارڈ کے مقدمے سے اچھی طرح واقف ایک ذریعے کے حوالے سے بتایا ہے کہ پولارڈ نے اسرائیل کو پاکستان کے ایٹمی پروگرام کی تمام تفصیلات سے آگاہ کیا ہے اور اسلام آباد کے قریب واقع ایٹمی تنصیبات کی مصنوعی سیاروں کے ذریعے لی گئی تصاویر بھی فراہم کی ہیں۔ اطلاعات کے مطابق پولارڈ نے اسرائیل کو جو معلومات فراہم کی ہیں ان میں پاکستان کے ایٹمی پروگرام اور پاکستان کو ملنے والی امریکی امداد کی تفصیلات کے علاوہ تیونس میں پی ایل او کے صدر دفتر میں موجود تمام انتظامات شامل ہیں اور ان ہی معلومات کی بنیاد پر اسرائیل نے یکم اکتوبر ۱۹۸۵ء میں تیونس میں پی ایل او کے صدر دفتر کو باآسانی نشانہ بنایا تھا۔ (بحوالہ آغاز کراچی ۲۶ فروری ۱۹۸۷ء)

یہود مردود کے عالم اسلام خصوصاً پاکستان کے متعلق جو عزائم ہیں۔ وہ کسی سے ڈھکے چھپے نہیں ہیں۔ جب اسرائیل نے برادر اسلامی ملک عراق کی ایٹمی تنصیبات پر اچانک حملہ کر کے تباہ کیا تو اس وقت کے اخبارات میں اسرائیل کی یہ دھمکی شائع ہوئی تھی کہ وہ پاکستان کی ایٹمی تنصیبات بھی تباہ کر دے گا۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ پاکستان کے عوام ہر آڑے وقت میں عربوں کے ساتھ رہے ہیں۔ انہوں نے جس قسم کی بھی امداد طلب کی پاکستان نے کوئی پس و پیش نہیں کیا اس لئے پاکستان یہود مردود کی آنکھوں میں خار بن کر کھٹکتا رہتا ہے۔

یہ ہمارے ملک کی بدقسمتی یا حکمرانوں کی بے حسی ہے کہ جب کوئی ملک دھمکیاں دیتا ہے یا ہمارے وطن عزیز کے بارے میں غلط خیالات کا اظہار کرتا ہے تو واویلا شروع کر دیتے ہیں کہ دیکھو جی فلاں یہ کہہ رہا ہے لیکن ہماری آستینوں میں جو زہریلے سانپ چھپے ہوئے ہیں ان سے ہم قطعی طور پر غافل ہیں اسی غفلت کا نتیجہ ہے کہ ہمارے ایٹمی پروگرام سے متعلق اہم راز دشمن کے پاس پہنچ چکے ہیں۔

آج سے چند ماہ پہلے قادیانی جماعت کے آنجہانی پیشوا مرزا ناصر نے کہا تھا کہ میرے اور ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے کئی شاگرد کہوٹہ کے ایٹمی پلانٹ میں کام کر رہے ہیں وزارت دفاع اور فوج میں بھی اہم پوسٹوں پر بہت سے قادیانی براجمان ہیں۔ بحریہ کے سربراہ کے متعلق بھی کہا جا رہا ہے کہ وہ قادیانی ہے اگر یہ بات درست ہے تو پاکستان کا کوئی راز، راز رہ ہی نہیں سکتا ادھر کوئی منصوبہ بنا ادھر اسرائیل پہنچ گیا کیونکہ ربوہ اور تل ابیب میں کوئی فاصلہ نہیں ہے۔ وہاں کے ہزاروں قادیانی اسرائیل میں نہ صرف موجود ہیں بلکہ فوج میں بھرتی ہو کر یہودیوں کا حق نمک ادا کر رہے ہیں۔ اس تعلق کے علاوہ قادیانیوں کے پیشوا مرزا قادیانی کے مطابق اسرائیل اور مرزائیوں میں خونی رشتہ قائم ہے وہ ملک مغل برلاس تھا۔ لیکن اس نے یہودیوں سے محبت و مودت کا رشتہ استوار کرنے کے لئے کہا کہ وہ نصف فاطمی اور نصف اسرائیلی ہے (یعنی آدھا مسلمان اور آدھا یہودی حالانکہ وہ پورا یہودی تھا اس لئے کہ ان کا آلۂ کار تھا) اسی خونی رشتہ کی وجہ سے قادیانی یہودیوں کی ملازمت اور ان کی خدمت کو ترجیح دیتے ہیں۔ اس سے بڑی خدمت اور کیا ہو سکتی ہے کہ پاکستان کے راز اسرائیل کے پاس پہنچا دیئے گئے ہیں

کوئی جاسوس خواہ کتنا ہی بڑا تعلیم یافتہ اور اپنے فن میں ماہر کیوں نہ ہو وہ اُس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک کہ اسے ایسے افراد میسر نہ آجائیں۔ جو اس ملک کے مخالف اور دشمن ہوں۔ مذکورہ بالا اسرائیلی جاسوس جس نے پاکستان کی ایٹمی تنصیبات سے متعلق تمام معلومات اسرائیل کو فراہم کی ہیں۔ انہیں فراہم کرنے میں ان قادیانی ملازمین کا ہاتھ نظر انداز نہیں کیا

جا سکتا جو بقول آنجہانی مرزا ناصر کے کہوٹہ کے ایٹمی پلانٹ اور دوسرے حساس ترین عہدوں پر فائز ہیں۔ اور حکمران ان کو برطرف کرنے کے بجائے پال رہے ہیں وہ ہمارا کھاتے ہیں اور ہمارے ہی ملک کی جڑیں کھوکھلی کر رہے ہیں

علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال نے مرزا قادیانی اور اس کی ذریت کی حقیقت کو صرف ایک جملہ میں بیان کر دیا کہ "قادیانیت یہودیت کا چربہ ہے"۔ اسی لئے ڈاکٹر صاحب نے فتنۂ قادیانیت کی حقیقت پا لینے کے بعد یہ مطالبہ کیا تھا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اس مطالبہ کی بنیاد پر اُمت مسلمہ نے انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا جو ۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی کے ذریعے پورا ہوا اس کے ۱۹۸۴ء میں ایک آرڈیننس کے ذریعے انہیں اسلامی اصطلاحات اور شعائر اسلامی کے استعمال سے روک دیا گیا۔ یہ الگ بات ہے کہ کافر قرار پا جانے کے بعد بھی ہمارے کچھ مسلمان افسروں کی بے غیرتی یا بے حسی کی وجہ سے وہ اب بھی اپنے آپ کو اصلی مسلمان اور باقی مسلمانوں کو سرکاری مسلمان کہہ رہے ہیں اور اسلامی اصطلاحات و اسلامی شعائر کا استعمال کر رہے ہیں۔ بہر حال ڈاکٹر علامہ اقبال نے قادیانیوں کے متعلق جو کچھ کہا تھا وہ بالکل صحیح تھا کہ قادیانیت یہودیت کا چربہ ہے۔

یہودیوں نے ۱۹۰۱ء میں ۲۴ قراردادیں تیار کی تھیں ان قراردادوں میں مندرجہ ذیل قراردادیں غور طلب ہیں: "ہم یہودی جب مالیات اور صحافت پر چھا جائیں گے تو ہمارے لئے ان کاموں میں بڑی آسانی ہوگی اور ہم اپنی تحریروں اور تصاویروں کے ذریعے دنیا میں نسلی منافرت کا پرچار کریں گے۔ انہیں مذہب سے دور کرنے کے لئے عجیب و غریب خبریں چھاپیں گے۔ انہیں قدامت پسند وغیرہ کے نئے نعرے دیں گے۔ احمق بنانے کے لئے طرح طرح کی باتیں بنائیں گے اور ترقی پسند بنانے کے لئے ہر پرانے کام میں روڑے اٹکائیں گے۔ اور جب ہمارے اس بھرپور پراپیگنڈے سے لوگ مذہب و اخلاق سے دور ہوں گے تو انہیں کچھ دوسرے نظریات فراہم کئے جائیں گے اور کسی نہ کسی ازم کا بندہ بنا کر ان کے شیرازوں کو منتشر کر دیا جائے گا کیونکہ ساری دنیا پر حکومت کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم انہیں بے دین کریں۔ دنیا کے دوسرے مذاہب کے برخلاف اسلام زیادہ سخت جان ہے۔ ویسے ہمارے اجداد نے شروع اسلام کے وقت ہی منافرت کا بیج بو دیا تھا۔ مگر پھر بھی وہ اب تک اپنی ڈگر پر قائم ہے۔ اس لئے ہمارا پروگرام اس کے لئے خصوصی توجہ چاہتا ہے۔ اس کے لئے ہم نے تجزیہ کیا ہے۔ کہ ان (مسلمانوں) میں اچھوتا لا کا انحصار ہے۔ اس لئے پہلی ضرب اتحاد پر پڑنی چاہئے اور وہ ضرب ہوگی نئے فرقوں کی تشکیل۔

اس لئے ہمیں ایڑی چوٹی کا زور لگانا ہوگا اور اپنے تمام وسائل بروئے کار لا کر ان کے اتحاد و یگانگت کو انتشار و بیگانگی میں بدلنا ہوگا۔ ان میں جذبہ جہاد ایک خطرناک جذبہ ہے۔ جسے ان کے دل سے نکالنے کے لئے ہمیں اس بات کا سخت پروپیگنڈہ کرنا ہوگا کہ جہاد دور جہالت کی یادگار ہے یہ لاٹھی اور بھینس کا جنگلی قانون ہے اور اس کے ماننے والے انسان ہی نہیں ہیں۔ جو بنی نوع انسان کا خون بہاتے ہیں۔ اگر مسلمانوں میں یہ جذبہ ختم ہو گیا یا صرف دب گیا تو بھی سمجھو کہ پھر دنیا میں یہود حکمرانی کو کوئی چیلنج کرنے والا نہیں رہے گا اور ہمارا کوئی مقابل نہ ہوگا لیکن ہمیں لاٹھی اور بھینس کا فلسفہ صرف انہیں سمجھانا اور اس سے متنفر کرنا ہے ہمیں یہ نہ بھولنا چاہئے کہ یہی قانون ازل سے چلا آرہا ہے اور مستقبل میں بھی یہی اصول رائج رہے گا۔ اس لئے ایک طرف تو ہم انہیں جنگ و جدل سے باز رکھنے کی تلقین کریں اور دوسری طرف اپنی جنگی صلاحیتوں کو بڑھاتے رہیں تاکہ انہیں اپنا محکوم بنا سکیں۔ (حوالے کے لئے دیکھئے انٹرنیشنل جیو)

یہ قرارداد اگرچہ ۱۹۰۱ء میں سامنے آئی لیکن عملاً اس سے پہلے کام شروع ہو چکا تھا۔ مسلمانوں میں نئے فرقوں کی تشکیل تنہا یہود کا کارنامہ نہیں ہو سکتا بلکہ ان کے ساتھ انگریز عیسائی بھی برابر کے شریک تھے۔ چونکہ اس دور میں نہ صرف برصغیر بلکہ پوری دنیا میں انگریزوں کی عملداری تھی اس لئے حکومت انگریزی کی دولت یہودیوں کی امداد کے بل بوتے پر مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا اور ایک نئے فرقے، نئی اُمت اور نئی جماعت کی تشکیل دی اور مذکورہ بالا یہودی قرارداد کے مطابق مرزا قادیانی کا بنیادی اصول یا نئی شریعت یہ تھی کہ اب جہاد حرام ہو چکا ہے چنانچہ اس کا مشہور شعر ہے۔ "اب چھوڑ دو اے دوستو جہاد کا خیال۔ دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال" اس نے لکھا کہ میں نے انگریزی اطاعت اور جہاد پر اتنی کتابیں لکھیں اور اشتہارات شائع کئے ہیں کہ اگر انہیں یکجا جمع کیا جائے تو ان سے پچاس الماریاں بھر سکتی ہیں مرزا قادیانی کا اشتہار نہ یا ہدف بھی عرب تھے چنانچہ یہ بات بھی اس نے خود لکھی کہ میں نے ایسی کتابیں جو حرمت جہاد پر عربی، فارسی، اردو کئی زبانوں میں تھیں عرب ممالک میں تقسیم کیں۔ تاکہ جہاد کا خوفناک تصور جو ان کے ذہنوں میں موجود ہے نکل جائے۔ اسرائیل کا قیام ۱۹۴۸ء میں عمل میں آیا اور مرزا قادیانی نے یہودی قرارداد سے بھی پہلے اس نہج پر عربوں میں کام شروع کر دیا اگرچہ اسے کامیابی نہ ہوئی اور اسرائیل کے قیام سے لے کر ہی مجاہدین فلسطین اور عرب مسلمان یہودیوں سے برسرپیکار رہیں لیکن اس نے پھر بھی یہودیت نوازی اور اسلام دشمنی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔

علامہ ڈاکٹر اقبال نے مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت اور اس کی حرمت جہاد کے فرسودہ اور غیر اسلامی نظریہ پر تبصرہ کرتے ہوئے سچ فرمایا تھا (باقی ص ۳ پر ملاحظہ فرمائیں)

فضائل صدقات

اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے فائدے

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی رحمۃ اللہ

اس حدیث کو سُن کر ایک شخص کہنے لگے یہ حدیث تو بڑی سخت ہے حضرت سفیان ثوریؒ نے فرمایا، اس میں حدیث کی سختی کی کیا بات ہے یہ تو خود اللہ جل جلالہٗ نے قرآن شریف میں فرمایا:

لا خیر فی کثیر من نجوٰھم الا من امر بصدقۃ او معروف او اصلاح بین الناس ط ومن یفعل ذٰلک ابتغاء مرضات اللہ فسوف نؤتیہ اجرًا عظیمًا ط (نساء ۔ ع ۱۱)

(ترجمہ) لوگوں کی اکثر سرگوشیوں میں خیر نہیں ہوتی، ہاں مگر جو لوگ ایسے ہیں کہ خیرات یا کسی نیک کام کی یا لوگوں میں باہم اصلاح کر دینے کی ترغیب دیتے ہیں اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے واسطے یہ کام کرے گا ہم اس کو عنقریب بہت زیادہ اجر عطا کریں گے۔

حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں میں نے حضورؐ سے عرض کیا مجھے کچھ وصیت فرما دیجئے۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ تمہیں اللہ کے خوف کی وصیت کرتا ہوں کہ یہ تمہارے ہر کام کے لئے زینت ہے۔ میں نے عرض کیا کچھ اور، ارشاد فرمایا کہ قرآن شریف کی تلاوت اور اللہ کے ذکر کا اہتمام کرو جو آسمانوں میں تمہارے ذکر کا سبب ہے اور زمین میں تمہارے لئے نور ہے۔ میں نے اور زیادتی چاہی تو ارشاد فرمایا کہ سکوت بہت کثرت سے رکھا کرو یہ شیطان کے دُور رہنے کا ذریعہ ہے اور دینی کاموں میں مدد کا سبب ہے۔ میں نے اور زیادتی چاہی تو فرمایا کہ ہنسنے کی زیادتی سے احتراز کرو۔ اس سے دل مرجاتا ہے اور منہ کی رونق کم ہوجاتی ہے۔ میں نے عرض کیا اور کچھ، فرمایا حق بات کہو چاہے کڑوی ہی کیوں نہ ہو میں نے عرض کیا، اور کچھ، فرمایا اللہ کے معاملہ میں کسی کا خوف نہ کرو۔ میں نے عرض کیا اور کچھ، فرمایا کہ تمہیں اپنے عیوب (کا فکر) لوگوں کے عیوب کو دیکھنے سے روکے رہے۔ (در منثور)

امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ زبان اللہ جل شانہٗ کی بڑی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے اور اس کی عجیب و لطیف صنعتوں میں سے ایک صنعت ہے اس کا جثہ چھوٹا ہے لیکن اس کی اطاعت اور گناہ بہت بڑے ہیں حتیٰ کہ کفر و اسلام جو گناہ اور اطاعت میں دو آخری کناروں پر ہیں اسی سے ظاہر ہوتے ہیں اس کے بعد اس کی بہت سی آفتیں شمار کی ہیں۔ بیکار گفتگو، بے ہودہ باتیں، جنگ و جدل منہ پھیلا کر باتیں کرنا، مقفیٰ عبارتوں اور فصاحت میں تکلف کرنا، فحش بات کرنا، گالی دینا، لعنت کرنا، شعر شاعری میں انہماک، کسی کے ساتھ تمسخر کرنا، کسی کا راز ظاہر کرنا، جھوٹا وعدہ کرنا، جھوٹ بولنا، جھوٹی قسم کھانا، کسی پر تعریض کرنا تعریض کے طور پر جھوٹ بولنا، غیبت کرنا، چغل خوری کرنا، دو رنگی باتیں کرنا، بے محل کسی کی تعریف کرنا، بے محل سوال کرنا وغیرہ وغیرہ۔ اتنی کثیر آفتیں اس چھوٹی سی چیز کے ساتھ وابستہ ہیں کہ ان کا مسئلہ نہایت خطرناک ہے۔ اسی وجہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے چپ رہنے کی بہت ترغیب فرمائی ہے۔ حضورؐ کا ارشاد ہے کہ جو شخص چپ رہا۔ وہ نجات پاگیا۔

ایک صحابیؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے اسلام کے بارہ میں ایسی چیز بتا دیجئے کہ آپ کے بعد مجھے کسی سے پوچھنا نہ پڑے۔ حضورؐ نے فرمایا، اللہ جل شانہٗ پر ایمان لاؤ اور اس پر استقامت رکھو۔ انہوں نے عرض کیا حضورؐ میں کس چیز سے بچوں؟ حضورؐ نے فرمایا اپنی زبان سے۔

ایک اور صحابیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ نجات کی کیا صورت ہے؟ حضورؐ نے فرمایا کہ اپنی زبان کو روکے رکھو اپنے گھر میں رہو (فضول باہر نہ پھرو) اور اپنی خطاؤں پر روتے رہو!

ایک اور حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد نقل کیا گیا کہ جو شخص دو چیزوں کا ذمہ لے، میں اس کے لئے جنت کا ذمہ دار ہوں۔ ایک زبان دوسری شرمگاہ۔ ایک حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ جو چیزیں جنت میں داخل کرنے والی ہیں ان میں سب سے اہم کیا چیز ہے؟ حضورؐ نے فرمایا اللہ کا خوف اور اچھی عادتیں۔ پھر عرض کیا گیا کہ جہنم میں جو چیزیں داخل کرنے والی ہیں ان میں اہم چیز کیا ہے؟ حضورؐ نے فرمایا منہ اور شرمگاہ۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ صفا مروہ کی سعی کر رہے تھے اور اپنی زبان کو خطاب کرکے فرماتے تھے، اے زبان اچھی بات کہہ نفع کمائے گی اور شر سے سکوت کر سلامت رہے گی اس سے پہلے کہ شرمندہ ہو۔ کسی نے پوچھا کہ یہ جو کچھ آپ فرما رہے ہیں اپنی طرف سے فرما رہے ہیں یا آپ نے اس بارہ میں کچھ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضورؐ سے سنا ہے کہ آدمی کی خطاؤں کا اکثر حصہ اس کی زبان میں ہوتا ہے

حضرت عبداللہ بن عمرؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص اپنی زبان کو روکے رہے اللہ جل شانہٗ اس کی عیب پوشی کرتے ہیں اور جو شخص اپنے

باقی ص ۳۰ پر

جرأت وبیباکی

قاری امیر عالم ولا ـــــ مانسہرہ

توحید کے عقیدے نے ان کا سر اونچا اور گردن فراز کر دی تھی کیا مجال تھی کہ غیر اللہ کے سامنے یا جابر بادشاہ کے آگے یا کسی عالم یا درویش یا دینی یا دنیوی سردار کے سامنے ان کی گردن خم ہو اس ایمان نے ان کے دل و نظر کو خدائے تعالیٰ کی عظمت سے معمور کر دیا تھا مخلوقات کا حسن و جمال دنیا کی دل فریبیاں شان و شوکت کے مظاہرے ان کی نظر میں ہیچ ہو گئے وہ جب ملوک و سلاطین اور ان کے جاہ و حشم کروفر اور ان کے درباروں کی سجاوٹ اور زیب و زینت پر نظر ڈالتے اور یہ دیکھتے کہ یہ سلاطین اصطبل خوش ہیں تو ان کو ایسا معلوم ہوتا کہ چند بے جان مجسمے یا مٹی کی مورتیں ہیں جن کو انسانی لباس سے آراستہ کر دیا گیا ہے۔

ابو موسیٰ کہتے ہیں جب ہم نجاشی کے پاس پہنچے تو اس کا دربار لگا تھا دائیں جانب عمرو بن العاص بائیں جانب عمارہ تھے مذہبی پیشوا دو رویہ بیٹھتے تھے عمرو اور عمارہ نے بادشاہ سے کہا کہ یہ لوگ سجدہ نہیں کرتے پادریوں نے کہا کہ بادشاہ کو سجدہ کرو۔ حضرت جعفرؓ نے برجستہ جواب دیا کہ ہم صرف خدا کو سجدہ کرتے ہیں (البدایہ والنہایہ ابن کثیر)

حضرت سعدؓ نے رستم کے پاس جو کہ ایرانی افواج کا سپہ سالار تھا ربعی بن عامر کو اپنا سفیر بنا کر بھیجا ربعی بن عامر پہنچے تو دربار فرش زرین سے آراستہ تھا۔ رستم یاقوت اور بیش بہا موتی زیب بدن کیے لباس بیش قیمت پہنے تاج سر پر رکھے سونے کے تخت پر بیٹھا تھا۔ ربعی بن عامر پھٹے پرانے لباس میں پہنچے۔ مختصر سی ڈھال چھوٹا سا گھوڑا یہ ان کی حیثیت تھی وہ گھوڑے پر سوار فرش کو روندتے ہوئے بڑھتے چلے گئے اور پھر گھوڑے سے اترے تکیے کاؤ تکیہ سے گھوڑا باندھ دیا اور خود رستم کے پاس جانے لگے آلات حرب ساتھ ہی سر پر خود جسم پر زرہ بھی موجود تھی لوگ بولے جنگی لباس تو اتار دو کہنے لگے میں خود تو نہیں آیا مجھے بلایا گیا ہے اگر تم کو منظور نہیں تو ابھی واپس جاتا ہوں رستم نے کہا آنے دو وہ اسی فرش پر نیزے سے سہارا لیتے ہوئے بڑھے نیزے کی نوک سے فرش کو جا بجا سے کاٹ دیا لوگ بولے تمہارا کیسے آنا ہوا بولے ہم کو اللہ تعالیٰ نے اسی لیے بھیجا ہے کہ جس کے بارے میں اس کی مرضی ہو اس کو بندوں کی بندگی سے نجات دے کر اللہ کی بندگی میں داخل کریں اور دنیا کی تنگی سے نکال کر آخرت کی وسعتوں میں پہنچا دیں اور مذاہب کی زیادتیوں سے چھٹکارا دلا کر اسلام کے عدل کے سایہ تلے لے آئیں (البدایہ والنہایہ ابن کثیر)

ھو
اسلامی تعلیمات

محمد اقبال ، حیدرآباد

توحید: توحید یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لئے ہے۔

وما لكم من دون الله من ولي ولا نصير (القرآن) ترجمہ: اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی حامی ہے نہ مددگار۔

اياك نعبد واياك نستعين۔ ترجمہ: تیری ہی عبادت کرتے ہیں تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔

یا اللہ مدد: حکیم الامت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی لکھتے ہیں:

ان شرک کی قسموں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ لوگ بیماری شفا، فقیری غنا وغیرہ میں اپنی حاجتوں میں غیر اللہ سے استعانت کرتے ہیں اور ان کے ناموں کی نذریں دیا کرتے تھے تاکہ ان کو اپنے مقاصد میں ان نذروں کی وجہ سے کامیابی حاصل ہو اور تحصیل برکت کے لئے ان کے ناموں کو پڑھتے تھے سو اللہ تعالیٰ نے ان پر واجب کر دیا کہ اپنی نماز میں یہ پڑھا کریں۔ کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورت پکارو اللہ کے ساتھ کسی کو۔ (حجۃ اللہ البالغۃ ص ۹۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجران کے عیسائیوں کو ایک خط لکھوایا جس میں آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا۔

اما بعد! میں تمہیں بندوں کی عبادت کی بجائے خدا کی عبادت کی دعوت دیتا ہوں اور بجائے اس کے کہ تم بندوں کو کارساز سمجھو میں تمہیں اس کی دعوت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کو کارساز سمجھو (تفسیر ابن کثیرؒ)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ اے آدم کے بیٹے! جب تک تو مجھے پکارتا رہے گا اور مجھ سے امید کرتا رہے گا تیری سب کوتاہیوں کو معاف کرتا رہوں گا اور مجھے کوئی پرواہ نہیں،

اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ بڑھتے بڑھتے آسمان کی نچلی سطح تک پہنچ جائیں اور تو مجھ سے معافی مانگتا رہے تو میں تجھے معاف کر دوں گا اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ اے ابن آدم! اگر تو زمین کو گناہوں سے بھر کر میرے سامنے پیش کرے اور پھر مجھ سے معافی مانگے لیکن شرط یہ ہے کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائے تو میں اتنی ہی وسعت سے اپنی مغفرت سے تجھے نوازوں گا۔ (ترمذی ۲ ص ۱۹۳ ...)

سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی غنیۃ الطالبین ص ... پر فرماتے ہیں (حدیث قدسی) اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے۔ مجھے عزت و جلال کی قسم، بخشش و بزرگی کی قسم جو شخص میرے غیر سے امید رکھے گا اور اس کو انہی لوگوں میں ذلیل کروں گا اور اس کو ذلت و خواری کا لباس پہناؤں گا اور اپنے قرب سے دور کر دوں

گا اور اس کو اپنے وصل سے محروم کر دوں گا۔ کیا وہ سختیوں اور مصیبتوں کے وقت میرے غیر سے امید رکھتا ہے۔ حالانکہ تمام سختیاں میرے ہاتھ میں ہیں اور میں زندہ ہوں اور میرے غیر سے امید رکھتا ہے اور اپنے خیال سے غیر کے دروازے کھٹکھٹاتا ہے حالانکہ وہ بند ہیں اُن کو تالے پڑے ہوئے ہیں۔ اور اُن کی کنجیاں میرے ہاتھ میں ہیں۔

؎ خدا سے مانگ جو کچھ مانگنا ہو اے اکبر
یہی وہ در ہے کہ ذلت نہیں سوال کے بعد

قرآن مجید نے جتنا زور شرک کی تردید اور توحید کے اثبات پر دیا اتنا زور کسی دوسرے مسئلہ پر نہیں دیا توحید بیان کرنیوالے کو پھولوں کے ہار نہیں پہنائے جاتے۔ حلوے نہیں کھلائے جاتے بلکہ توحید بیان کرنے والے آروں سے چیرے گئے۔ مصائب و شدائد کی بھٹیوں میں تپائے گئے اور پوری دنیا کی مخالفت کا سیلاب اُن پر اُمڈ آیا

زن زر اور اقتدار و حکومت کے لالچ دیئے گئے مگر لیکن پیغمبروں نے نعرہ توحید بلند کرنے میں کبھی کسی سے کوئی مصالحت قبول نہ کی۔ پیغمبروں نے توحید کا سودا کسی اور چیز سے قبول نہ کیا۔

برصغیر میں خدامان تحفظ ختم نبوت کا اولین طبقہ

قاضی محمد ثاقب الحسینی خطیب مکی مسجد

جن علماء کرام اور مشائخ عظام نے برصغیر میں قادیانیت کے خلاف علمی، قلمی جہاد کیا ہے ان کی اولین صف میں حضرت علامہ انور شاہ کشمیری، مولانا ثناء اللہ امرتسری، حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی، مولانا کرم الدین جہلمی کے اسمائے گرامی ہمیشہ تابندہ رہیں گے اس قافلہ کے ایک ہمسفر محی الدین، مولانا قاضی غلام جیلانی نور اللہ مرقدہٗ بھی ہیں۔ جن کے قلم سے ایسی کتابیں اس وقت شائع ہوئیں جن کی برکت سے قادیانیت اس علاقہ میں سر نہ اٹھا سکی ہمارے ضلع اٹک کے ایک گنجان علاقہ بنام چھچھ مشہور ہے جو ایک سو سے زائد قصبات پر مشتمل ہے اس علاقہ میں ایک بدنصیب مرزائیت کا شکار ہو گیا اور اپنے ساتھ قادیان سے مبلغ لایا مگر حضرت قاضی غلام جیلانی رو نے اسے مناظرہ شروع ہونے سے پہلے ہی ایسا رسوا کیا کہ وہ خود بھی اور مبلغ بھی یہاں سے بھاگا اور ایران جا کر لقمہ اجل بن گیا یہ واقعہ ۱۹۲۴ کا ہے اس پر حضرت قاضی صاحب نے تیغ غلام جیلانی بر گردن مرزا قادیانی اور مقبول و رد قادیانی مجہول وغیرہ شائع فرمائیں جن کی برکت سے یہ سارا ضلع آج تک اس فتنہ نجیثہ سے بحمدہٖ تعالیٰ محفوظ ہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ محفوظ رہے گا۔

چونکہ حضرت قاضی صاحب کو حضرت سید احمد شہید بالاکوٹ کے خلیفہ ارشد مولانا کرامت علی جونپوری کے فرزند ارجمند مولانا عبدالاول جونپوری نے محی الدین کا لقب دے کر بنگال میں رشد و ہدایت کی تبلیغ کے لیے بھیجا تھا اس لیے حضرت قاضی صاحب نے جہاں رسوم و بدعات کے خلاف لسانی اور قلمی جہاد کیا وہاں فتنہ مرزائیت کی بھی سرکوبی فرمائی چنانچہ ضلع میمن سنگھ کے قصبہ برہمن باڑیہ کے مرزائی مبلغ عبدالواحد نامی کے ساتھ مناظرہ کر کے اس کو ذلیل کیا اور اس کی تردید میں ایک جامع کتاب جواب حقانی در رد بنگالی قادیانی تحریر فرمائی جس کا ترجمہ بنگلہ زبان میں بھی شائع ہوا اور اس کی برکت سے قادیانیت آگے نہ بڑھ سکی اللہ تعالیٰ نے تمام مجاہدین ختم نبوت کو مزید ہمت اور توفیق عطا فرمائے۔ (واللہ الموفق)

تعظیم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

محبت ہی ادب و توقیر و تعظیم سکھاتی ہے، محبت ہی اتباع و اطاعت پہ آمادہ کرتی ہے عروہ بن مسعود ثقفی کو قریش نے صلح حدیبیہ سے پیشتر اپنا سفیر بنا کر حضور عالیؐ میں روانہ کیا تھا اسے سمجھایا گیا تھا کہ مسلمانوں کے حالات کو ذرا غور سے دیکھے اور قوم کو آ کر بتائے عروہ نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے ہیں تو بقیہ آپ وضو پر صحابہؓ یوں گرتے پڑتے ہیں گویا ابھی لڑ پڑیں گے۔ حضورؐ کے لب وغیرہ کو زمین پر نہیں گرنے دیتے وہ کسی نہ کسی ہاتھ پر روک لیا جاتا ہے جسے وہ منہ پر مل لیتے ہیں۔ حضورؐ کوئی حکم دیتے ہیں تو تعمیل کے لیے سب دوڑے پھرتے ہیں۔ حضورؐ کچھ بولتے ہیں۔ تو سب چپ چاپ ہو جاتے ہیں۔ تعظیم کا یہ حال ہے کہ حضورؐ کی جانب آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتے۔ عروہ نے یہ سب کچھ دیکھا اور قوم سے آ کر بیان کیا۔ لوگو! میں نے کسریٰ کا دربار بھی دیکھا ہے اور قیصر کا دربار بھی دیکھا۔ نجاشی کا دربار بھی دیکھا مگر اصحاب محمدؐ جو تعظیم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کرتے ہیں وہ تو کسی بادشاہ کو بھی اپنے دربار اور ملک میں حاصل نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرامؓ کو بہت بڑا شرف عطا فرمایا۔ یہ شرف حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اطاعت و فرمانبرداری اور تعظیم سے ملا۔

بقیہ: آپ کے مسائل

ج: اگر لڑکی آپ کے سامنے مسلمان ہو جائے ۔ اور آغاخانی مذہب سے بیزاری کا اظہار کرے تو اس سے آپ کا نکاح صحیح ہے بشرطیکہ وہ نکاح کے بعد واقعۃً مسلمان بھی ہو پھر ان کے جماعت خانے میں نہ جائے اور ان کی مذہبی رسوم میں شرکت نہ کرنے کا وعدہ کرے۔

تحریک ختم نبوت ایک جائزہ

زاہد منیر عامر

ہماری قومی تاریخ کے بعض نہایت اہم واقعات بوجوہ نظروں سے اوجھل ہو رہے ہیں قیام پاکستان سے قبل اور اس کے بعد برصغیر پاک و ہند میں تحفظ ختم نبوت کے لیے کی گئی جدوجہد کا شمار بھی اس نوع کے واقعات میں ہوتا ہے۔

یہ صحیح ہے کہ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر اس مسئلہ کو بڑی حد تک حل کر دیا تھا۔ لیکن ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء تک پہنچنے کے لیے قوم کو کتنی جفاکشیوں، کتنے امتحانوں اور کتنی کربلاؤں سے گزرنا پڑا، اس کی ایک طویل تاریخ ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے برطانوی استعمار کی شہ پر ۱۹۰۱ء میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا علماء نے اس وقت ہی سے اس دعویٰ کے تجزیے اور قادیانیوں کا تعاقب شروع کر دیا تھا لیکن اس وقت کے مخصوص سیاسی، مذہبی اور سماجی حالات نے علماء کی آواز کو اس مسئلہ میں وہ اہمیت حاصل کرنے دی جس کی وہ مستحق تھی۔ قادیانیت کی جڑیں رفتہ رفتہ سرزمین ہند میں مضبوط ہوتی گئیں۔ انفرادی اور اجتماعی سطحوں پر اگرچہ اس کا تعاقب بھی جاری رہا مگر قابلِ ذکر یہ تحریک کوئی مضبوط شکل اختیار نہ کر سکی

اس کی وجہ برطانوی حکومت کی طرف سے قادیانیت کی سرپرستی اور علماء کی قوت کا یکجا نہ ہونا تھا لیکن آہستہ آہستہ حالات بدلتے رہے اور قادیانیت کے گرد علماء کا حصار تنگ ہونے لگا، پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ، علمائے لدھیانہ، مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا محمد حسین بٹالوی اور دیگر علمائے کرام نے کسی لمحہ قادیانیت پر اپنی گرفت ڈھیلی نہ ہونے دی لیکن برطانوی حکومت کی سرپرستی ان علماء کی کوششوں کا توڑ پیدا کرتی رہی نتیجہ یہ نکلا کہ مرزائیت مذہبی طور پر تو وہ ہمہ گیری حاصل نہ کر سکی جو اس کی بنیاد رکھنے والی قوتوں کے پروگرام میں شامل تھی لیکن سیاسی طور پر اس کے بعض نبرد جرنیلوں کو سیاسیات ہند میں قدم جمانے کا موقع مل گیا۔

اولاً مرزا بشیر الدین محمود (دوسرا خلیفہ) نے سیاسیات میں کھلے عام دلچسپی لینا شروع کی سر ظفر اللہ خان قادیانی جماعت کے لیے ایک مضبوط سہارے کی حیثیت رکھتے تھے اور سر فضل حسین کی نگاہ کرم ظفر اللہ خان کے لیے برطانوی حکومت میں مقام پیدا کرتی رہی یہی وجہ تھی کہ ۱۹۳۰ء میں قائم ہونے والی کشمیر کمیٹی کی صدارت پر علامہ اقبال کے کمیٹی کے رکن ہونے کے باوجود مرزا بشیر الدین محمود قابض ہو گئے اور تحریک کشمیر کی آڑ میں قادیانیت کی تبلیغ کا انوکھا پروگرام شروع کر دیا حال ہی میں شائع ہونے والی شیخ عبداللہ کی سوانحی یادداشتیں "آتش چنار" بھی اس حقیقت کی تصدیق کرتی ہیں

۱۹۳۲ء میں جب سر فضل حسین کی جگہ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں مسلمانوں کی نمائندگی کا سوال پیدا ہوا تو سر فضل حسین نے چوہدری ظفر اللہ خان کا نام پیش کر دیا حالانکہ دنیا جانتی تھی کہ ظفر اللہ خان راسخ العقیدہ قادیانی ہیں لیکن برطانوی حکومت چونکہ قادیانیت کو پروان چڑھانے پر تلی ہوئی تھی اس لیے اس تقرر کے خلاف احتجاج کرنے والی آوازوں کو دبانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا گیا۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری ۱۹۱۴ء سے قادیانیت کے تعاقب کے سلسلے میں کام کر رہے تھے مولانا ظفر علی خان نے اس مرحلہ پر تحریک میں ایک نیا رنگ پیدا کیا اور قادیانی مسئلہ کو مذہبی دائرہ سے نکال کر خالصتاً ایک سیاسی تحریک کے طور پر اس کا احتساب شروع کر دیا ان سے تحفظ ختم نبوت کی تحریک ایک نئے مرحلے میں داخل ہو گئی قادیانیت کے تعاقب کے سلسلے میں اکتوبر ۱۹۳۴ء کو قادیان میں منعقد ہونے والی احرار کانفرنس انتہائی اہم قرار دی جائے گی جس میں پہلی مرتبہ عوامی سطح سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا گیا۔

اس کانفرنس میں تقریر کرنے کے جرم میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری پر بنائے گئے مقدمہ کے فیصلے کے خلاف اپیل پر گورداسپور کے سیشن جج مسٹر جی ڈی کھوسلہ نے جو فیصلہ تحریر کیا اس نے قادیانیت کے وجود پر ضرب کاری لگائی بہاولپور کے مشہور مقدمہ کی ہمہ گیر کارروائیوں نے اس تحریک کے ضمن میں مزید دلچسپی پیدا کی اور اس طرح قیام پاکستان تک یہ جدوجہد مختلف شکلوں میں جاری رہی

قادیانی امت قیام پاکستان کے حق میں نہ تھے کیونکہ اس طرح ان کے اکھنڈ بھارت کے نظریے پر ضرب پڑتی ہے اور برطانوی استعمار کے مفادات کو خطرے میں نقصان پہنچتا تھا جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی کی تعلیمات کے مطابق انگریزی خلافت کی نگہبانی قادیانی جماعت کے اولین فرائض میں شامل ہے

مرزا بشیر الدین محمود نے پاکستان کے مطالبہ کو غلامی مضبوط کرنے والی زنجیر قرار دیا (ملاحظہ الفضل ۲۰ جون ۱۹۴۴ء) اور کہا اگر ملک تقسیم ہو گیا تو ہم اس پر راضی نہ ہوں گے اور کوشش کریں گے ملک دوبارہ جلد سے جلد متحد ہو جائے (الفضل ۱۷ مئی ۱۹۴۷ء) جب مرزا بشیر الدین اور ان کے پیروکاروں کی منشا و کوشش کے خلاف پاکستان کا قیام عمل میں آیا تو انہوں نے یہاں کم از کم کسی ایک خاص خطے

باقی صفحہ ۳۰ پر

آغا خانی مذہب کے عقائد باطلہ

حقیقی مومنوں کو یا علی مدد!

بیان یہ ہے کہ ہم لوگ آغا خانی ہیں ہمارا تعلق اسماعیلی تنظیم سے ہے جس کی ذمہ داری لوگوں کو مذہبی معلومات فراہم کرنا ہے ہمیں جماعت خانے میں مکھی صاحب کی زیر سرپرستی جو تعلیم دی جاتی ہے اس کی روشنی میں ہم آغا خانی بندگی / عبادت جو جماعت خانوں میں کرتے ہیں اس کی مکمل وضاحتی تفصیل ہم تحریر کر رہے ہیں۔

- سلام ہمارا ہے، یا علی مدد اور ہمارے سلام کا جواب ہے مولا علی مدد
- کلمہ ہمارا ہے اشھدان لا الٰہ الا اللّٰہ واشھدان محمد رسول اللّٰہ واشھدان علی ولی اللّٰہ
- وضو کی ہمیں ضرورت نہیں اس لئے کہ ہمارے دل کا وضو ہوتا ہے۔
- نماز کی جگہ ہر آغا خانی پر فرض ہے تین وقت کی دعا جو جماعت خانے میں آکر پڑھے پانچ وقت کے فرضوں کے بدلے میں ہماری دعا میں قیام و رکوع کی ضرورت نہیں ہے ہم ہر سمت رخ کر کے پڑھ سکتے ہیں جس کے لئے دعا میں حاضر امام کا لانا بہت ضروری ہے (ہم دعا کی کتاب اس پیغام کے ساتھ بھیج رہے ہیں آپ خود بھی پڑھیں اور دوسرے روحانی بھائیوں کو بھی دیں)۔
- روزہ تو اصل میں آنکھ کان اور زبان کا ہوتا ہے کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ ہمارا روزہ سوا پہر کا ہوتا ہے جو صبح دس بجے کھول لیا جاتا ہے۔ وہ بھی اگر مومن رکھنا چاہے ورنہ روزہ فرض نہیں ہے البتہ سال بھر میں جس مہینے کا چاند جب بھی جمعہ کے روز ہوگا، اس دن ہم روزہ رکھتے ہیں۔
- زکوٰۃ کی بجائے ہم آمدنی پر روپیہ پر دو آنے (دسوند) ہم فرض سمجھ کر جماعت خانے کو دیتے ہیں۔
- حج ہمارا حاضر امام کا دیدار ہے (وہ اس لئے کہ زمین پر خدا کا روپ صرف حاضر امام ہے)
- ہمارے پاس تو بولتا قرآن یعنی حاضر امام موجود ہے۔ مسلمانوں کے پاس تو صرف خالی کتاب ہے۔
- ہمارے صبح و شام کے گناہ مکھی صاحب چھینٹا ڈال کر معاف کرتے ہیں ہم سے اگر کوئی آدمی روز جماعت خانہ جانے کے تو جمعہ کے روز پیسے دے کر چھینٹا ڈلوا کر اور آب شفا یعنی گھٹ پاٹ (پاک) کر لیتے گناہ معاف کرا سکتا ہے اگر کوئی جمعہ کے روز بھی جماعت خانہ نہ جا سکے تو مہینہ بھر کے گناہ چاند رات کو پیسے دے کر چھینٹا ڈلوا کر آب شفا گھٹ پاٹ (پاک) کر گناہ معاف کرا سکتا ہے
- ہماری بندگی عبادت کا طریقہ یہ ہے۔

حاضر امام ہمیں ایک بول / اسم اعظم دیتے ہیں جس کے عوض ہم ۵۰ روپے ادا کرتے ہیں۔ جس کی بندگی / عبادت ہم رات کے آخری حصے میں ادا کرتے ہیں۔ ۵ سال کی بندگی معاف کرانے کے لئے ہم ۵ سو روپے اور ۱۲ سال کی بندگی / عبادت معاف کرانے کے ۱۲ سو روپے اور لائف ممبر / پوری لائف (عمر) کی بندگی معاف کرانے کے ۵ ہزار روپے ہم جماعت خانوں میں دیتے ہیں۔ نورانی (حاضر امام کے نور کو حاصل کرنے کے لئے ۶ ہزار روپے ہم جماعت خانوں میں دیتے ہیں جس سے ہمیں حاضر امام کا نور حاصل ہوتا ہے۔ فدا ٹیکس (قیامت کے روز حاضر امام سے ہم اپنے آپ کو بخشوانے (یعنی حاضر امام کے نور کے ساتھ اپنے نور کو ملانے جانے کا خرچ پچیس ہزار روپے ہم جماعت خانے میں دیتے ہیں خانہ داری (ہم نادری خیرات کہتے ہیں) ہمارے گھروں میں بہترین قسم کے پکنے والے کھانے، عمدہ قسم کے کپڑے و زیورات ہم جماعت خانوں میں خیرات نادی دیتے ہیں۔ جماعت خانے والے اس نادی کو نیلام کر کے اس کی رقم جماعت خانے میں جمع کر دیتے ہیں۔

ایک اہم وضاحت کرنا بہت ضروری ہے کہ ہمارا مذہب صدیوں پرانا ہے آج تک اس پر کسی نے تنقید نہیں کی اگر ہمارا مذہب غلط ہوتا تو کب کا ختم ہو جاتا اب اگر مسلمانوں کو یا اُن کے علماء کو ہمارے مذہب میں کوئی خامی نظر آتی ہے یا کوئی اعتراض ہے تو وہ ہمارے عہدیداروں برائے ایچ آر ایچ پرنس آغا خان فیڈرل کونسل برائے پاکستان سے وضاحت کیوں طلب نہیں کرتے۔ مسلمانوں کے علماء بھی تنقید کرتے ہیں۔ لیکن ہمارے حاضر امام سے وضاحت طلب کرنے میں کیوں ہچکچاتے ہیں؟ کیا وہ ہمارے حاضر امام سے ڈرتے ہیں؟ صدیوں سے مسلمانوں نے ہمارے مذہب پر کبھی تنقید نہیں کی تو یہ چودھویں صدی کے علماء آخر کہاں سے بیدار ہو کر ہم پر تنقید کرنے لگے؟ ہر دور میں حکومت وقت کی تائید ہمیں حاصل رہی ہے لیکن یہ ہمارے مذہب کے سچا ہونے کی حقیقت ہے۔

حقیقی مومنو! تم لوگ اپنے مذہب پر ثابت قدم رہو اگر تم سچے ہو، دنیا میں تو اسی قسم کے فتنے اور الزامات تو آتے اور جاتے رہیں گے۔ ہماری دعا ہے ہمیں اور آپ کو نور مولا حاضر امام سکھی اور آباد رکھے اور اس کا دیدار بھی نصیب ہو (آمین)

آخری کلمہ، یا شاہ کریم الحسینی انت الامام الحاضر الموجود سجودی اَللّٰھُمَّ لَکَ سجودی وَطاعتی۔

(نوٹ) اس پیغام نامہ کی نقل سارے جماعت خانوں کو روانہ کر دی گئی ہے۔ فقط عاشق علی (پریذیڈنٹ) دی ایچ آر ایچ پرنس آغا خان فیڈرل کونسل برائے پاکستان ریلیجس (مذہبی) کمیٹی

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

اگر جماعت نکل جائے

محمد یامین ، کراچی

س ۱: اگر کسی وقت کی جماعت فوت ہوجائے تو اُس وقت کی نماز گھر پر پڑھنے کا زیادہ اجر ہے یا مسجد میں۔

ج : گھر پر پڑھنی چاہیے اور گھر میں کوئی تو مل جائے تو جماعت کرالینی چاہیئے۔

س ۲: میرے دوست کی والدہ کا انتقال ہوگیا ہے وہ کہہ رہا ہے کہ قبر کے اوپر نام وغیرہ لکھا ہوا پتھر لگا سکتے ہیں یا نہیں۔

ج : شناخت کے لئے پتھر لگانا درست ہے، مگر اس پر آیات وغیرہ نہ لکھی جائیں، شناخت کے لئے نام لکھ دیا جائے۔

س ۳: فجر کی جماعت فوت ہونے کی صورت میں سورج طلوع ہونے کے پندرہ، بیس منٹ کے بعد یا ظہر سے پہلے پہلے صرف فرض ادا کریں یا سنت بھی، اور فرض کے لئے نیت قضا کی کرے یا ادا۔

ج : زوال سے پہلے نماز فجر سنت سمیت قضا کی جائے۔

س ۴: اگر ہماری جماعت میں ایک یا زیادہ رکعت رہ جاتی ہے اور آخری جلسے میں امام صاحب تمام چیزیں پڑھتے ہیں حالانکہ ہمیں صرف التحیات کا حکم ہے اور وہ جلد ختم ہوجاتی ہے۔ اس کے بعد ہم خاموش رہیں حالانکہ وقت کافی ہوتا ہے اور خیالات منتشر ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

ج : التحیات میں شہادتین کو بار بار دہراتے رہیں۔

س ۵: میں نے بہت بڑا فریم خریدا ہے جس کے درمیان میں خانہ کعبہ اور اطراف میں لوگوں کو طواف کرتے دکھایا گیا ہے۔ اس میں جو لوگوں کی تصویریں ہیں وہ بالکل دھندلی ہیں۔ ان کی آنکھیں کان چہرہ اور جسم کا کوئی عضو واضح نظر نہیں آتے۔ کیا یہ فریم میں اپنے کمرے میں رکھ سکتا ہوں؟

ج : اگر تصاویر نمایاں نہ ہوں تو لگانا جائز ہے۔

گاڑی قسطوں پر

سائل محمد ارشد کوئٹہ ،

س: کچھ دن پہلے میں نے ایک گاڑی درج ذیل طریقے سے حاصل کی تھی آپ بغیر کسی چیز کا لحاظ رکھتے ہوئے اس کا جواب تحریر فرمائیں تاکہ ہم حکم خداوندی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کو چھوڑنے والے نہ بنیں۔

گاڑی کی قیمت	۹۵۰۰۰/-	روپے
جو رقم نقد ادا کی گئی	۲۰۰۰۰/-	روپے
بقایا رقم	۷۵۰۰۰/-	روپے

چونکہ جس شخص سے گاڑی لی گئی تھی اُس سے گاڑی اس صورت میں لینا طے پائی تھی کہ گاڑی جتنی بھی قیمت کی ہوگی ہم گاڑی فروخت کرنے والے شخص کو ۵۰۰۰۰ کی رقم پر ۱۱۰۰۰ ہزار روپے مزید دیں گے لہٰذا اس صورت میں جو اُن کی ۷۵۰۰۰ ہزار روپے کی رقم تھی اُن پر وہ ہم سے ۱۲۵۰۰ ہزار روپے اُسی شرط کے مطابق وصول کریں گے۔ جو رقم انہوں نے گاڑی خریدنے میں صرف کی وہ ۷۵۰۰۰/- ہزار واجب الادا رقم جواب ہم اُن کو ادا کریں گے ۹۱۵۰۰/- ہزار اور یہ رقم ہم اُن کو ۱۵ ماہ کے عرصہ میں ادا کرنے کے پابند ہوں گے۔

ج : گاڑی کا سودا کرنے کی یہ صورت تو صحیح نہیں کہ اتنے روپے پر اتنے روپے مزید لیں گے۔ گاڑی والا گاڑی خریدے اس کے بعد وہ جتنے روپے کی چاہے بیچ دے اور اپنا نفع جتنا چاہے لگالے، یہ صورت صحیح ہے۔

آغا خانی لڑکی سے شادی

ایک سائل ——— کراچی

س : میں ایک آغا خانی لڑکی سے شادی کر رہا ہوں، ابھی حال ہی میں میری منگنی اسی سے ہوئی ہے۔ ہم دونوں کے گھر والے اس شادی سے خوش ہیں۔ لیکن ہمارا گھرانہ مسلمان (سُنی) ہے لڑکی کے گھر والے یہ سمجھ رہے ہیں کہ لڑکی شادی کے بعد بھی آغا خانی ہی رہے گی۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس لڑکی نے صرف میرے سامنے کلمہ پڑھا اور اس بات کا یقین کیا کہ خدا کا کوئی شریک نہیں اور شادی کے بعد وہ اسلام کے دیگر ارکان بھی پورے کرے گی مثلاً نماز روزہ وغیرہ۔ ابھی وہ جماعت خانہ جانے پر مجبور ہے کیونکہ اگر اس کے گھر والوں کو پتہ چل گیا کہ وہ اپنا مذہب چھوڑ رہی ہے تو وہ یہ شادی کبھی نہ ہونے دیں گے ___ کیا یہ لڑکی میرے سامنے کلمہ پڑھنے اور دیگر اسلام کی باتوں پر ایمان لانے سے مسلمان ہوگئی ہے؟ اگر نہیں تو مجھے بتائیں کہ اور کس طریقے سے مسلمان کروں۔ یا میں اسے مسلمان نہیں کرسکتا اس کے لئے مجھے کسی عالم یا کسی مفتی کے پاس اسے لے جانا ہوگا وہی صرف اسے دین اسلام میں داخل کرسکتے ہیں۔ دو چار مہینے میں ہماری شادی بھی ہوجائے گی مگر نکاح کے وقت اس کا مسلمان ہونا ضروری ہے؟

باقی ص ۸ پر

ضروری وضاحت

مرزا قادیانی "سندھی" نہیں بلکہ "سَندھی"

۲۴ مارچ ۸۶ء کے شمارہ نمبر ۱۲ میں صفحہ ۲۳ پر بعنوان "کنگڑوں کوں کنگڑوں کوں" خطہ پنجاب کے قصبہ قادیان کا ملعون شخص مرزا غلام احمد قادیانی کے بچپن میں چڑیوں کا شکار کھیلنے کا قصہ ذکر کیا گیا تھا اس سلسلہ میں مرزا کا نام "سندھی" لکھا گیا تھا۔ اس پر ہمارے "سندھی" احباب نے سخت احتجاج کیا کہ دور حاضر کی ایک ملعون ترین شخصیت کو "سندھی" کہکر پورے سندھ کی توہین کی گئی ہے۔

ہم اپنے ان سندھی بھائیوں کی تحسین کرتے ہیں اور اعتراف کرتے ہیں کہ واقعی مرزا جیسے ملعون و مردود شخص کی طرف کسی کی نسبت کرنا بھی اسکی توہین ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مرزا آنجہانی کا کوئی مرید بھی مرزا کیطرف نسبت کرکے اپنے آپ کو "مرزائی" یا "قادیانی" کہلانا پسند نہیں کرتا بلکہ اس کو ذلت و عار کا موجب سمجھتا ہے۔

اسی طرح مرزا غلام احمد ملعون کو کسی خطۂ زمین کی طرف منسوب کرنا بھی اس خطہ زمین کی توہین ہے اس لیے مرزا غلام احمد کو "سندھی" کہنے پر ہمارے احباب کا احتجاج بالکل بجا ہے — مگر ہم ان حضرات کی اطلاع کیلئے عرض کرتے ہیں کہ مرزا غلام احمد کو "سِندھی" نہیں بلکہ "سَندھی" کہا گیا ہے۔ مضمون نگار نے نہ تو اس کے سین پر زبر لکھی اور نہ یہ بتایا کہ مرزا کو "سَندھی" کے نام سے کیوں پکارا جاتا تھا۔ اس لیے ہمارے احباب کو غلط فہمی ہوئی اور انہوں نے "سَندھی" کو "سِندھی" سمجھ کر احتجاج فرمایا۔

ہم مرزا بشیر احمد قادیانی کی کتاب "سیرۃ المہدی" صفحہ ۴۵ سے اصل روایت نقل کرتے ہیں جس میں مرزا کو "سَندھی" پکارے جانے کی وجہ بھی ذکر کی گئی ہے اسکو بغور مطالعہ فرمالیا جائے۔

مرزا بشیر احمد لکھتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ تمہاری دادی ایمہ ضلع ہوشیار پور کی رہنے والی تھیں۔ حضرت صاحب فرماتے تھے کہ ہم اپنی والدہ کے ساتھ بچپن میں کئی دفعہ ایمہ گئے ہیں۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ وہاں حضرت صاحب بچپن میں چڑیاں پکڑا کرتے تھے۔ اور چاقو نہیں ملتا تھا۔ تو سرکنڈے سے ذبح کر لیتے تھے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ ایک دفعہ ایمہ سے چند بوڑھی عورتیں آئیں۔ تو انہوں نے باتوں میں کہا۔ کہ سندھی ہمارے گاؤں میں چڑیاں پکڑا کرتا تھا۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا۔ کہ میں نہ سمجھ سکی۔ کہ سَندھی سے کون مراد ہے۔ آخر معلوم ہوا کہ ان کی مراد حضرت صاحب سے ہے۔ والدہ صاحبہ فرماتی تھیں کہ دستور ہے۔ کہ کسی منت ماننے کے نتیجہ میں بعض لوگ خصوصاً عورتیں اپنے کسی بچے کا عرف سَندھی رکھدیتے ہیں۔ چنانچہ اسی وجہ سے آپکی والدہ اور بعض عورتیں آپ کو بھی بچپن میں کبھی اس لفظ سے پکار لیتی تھیں۔ خاکسار عرض کرتا ہے۔ کہ سَندھی غالباً "سَودھی" یا "سُدھی" سے بگڑا ہوا ہے۔ جو ایسے بچے کو کہتے ہیں۔ جس پر کسی منت کے نتیجہ میں اس دفعہ کوئی چیز باندھی جاوے۔ اور بعض دفعہ منت کوئی نہیں ہوتی بلکہ یونہی پیار سے عورتیں اپنے کسی بچے پر یہ رسم ادا کرکے اسے سندھی پکارنے لگجاتی ہیں۔

تعارف و تبصرہ

مولانا منظور احمد الحسینی

تبصرہ کے لیے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے۔ (ادارہ)

نام کتاب : اشرف الکلام فی احادیث خیر الانام
صفحات : ۹۰
مرتب : مولانا محمد اقبال قریشی مدظلہ۔
قیمت : ڈاک ٹکٹ ۸ روپے صرف
ملنے کا پتہ : ادارہ تالیفات اشرفیہ۔ قبہ شرقی نزد مسجد فردوس ہارون آباد ضلع بہاولنگر (پاکستان)

حضرت حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ کو شرح احادیث میں اس قدر درک تھا کہ جب کسی حدیث کی شرح بیان فرماتے تو بڑے بڑے علماء عش عش کر اٹھتے تھے حضرت مولانا محمد اقبال قریشی مدظلہ العالی مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے حضرت کے مواعظ حسنہ اور ملفوظات طیبات کے بکھرے گراں ذخیرہ سے ان احادیث مبارکہ کی عجیب و غریب تشریح جمع کی ہیں جو التشرف، حیوٰۃ المسلمین اور حقیقت الطریقت کے علاوہ ہے اس کتاب کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔

نام کتاب : خونی حرمین
نام مصنف : مولانا عبدالغفور رشاد الساقی
صفحات : ۹۲ قیمت : چھ روپے
ناشر : عامر اکیڈمی ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور ۱۶

اس رسالے میں انگریز اور شریف مکہ کے ہاتھوں حرمین شریف اور شعائر دینی کی بے حرمتی کی وہ لرزہ خیز داستان ہے جس کے پڑھنے سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں کہ کس طرح انگریز نے اپنی ناپاک چال کے تحت شریف حسین کو استعمال کر کے کس طرح حرمین شریف کی توہین کی اور ترک مسلمانوں کو دین کی مقدس سرزمین پر تہہ تیغ کر کے اور ان کی عورتوں کو تکلیف پہنچانے اور ہزاروں بچوں کو عیسائی پادریوں کے حوالہ کیا۔ یہ رسالہ اسی داستان پر مشتمل ہے جسے مؤلف موصوف نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور قلم بند کیا۔

نام کتاب : ہدایۃ الحیران فی جواہر القرآن
صفحات : ۱۶۶
نام مصنف : مولانا قاری سید عبدالشکور ترمذی
قیمت : پندرہ روپے
ناشر : ناظم مدرسہ حسینیہ حنفیہ سلانوالی ضلع سرگودھا۔ پاکستان۔

زیر تبصرہ کتاب میں جو مواد ہے وہ اس کے نام سے ظاہر ہے۔

اس کتاب پر حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی حضرت مولانا خیر محمد جالندھری حضرت مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی مدظلہ کی تصدیقات و تقریظات ثبت ہیں۔

بقیہ :- ضرب خاتم

ہے جو اس سائے کی کے باوجود آپ کون سا منہ لے کر خداوند قہار کے سامنے پیش ہوں گے ؟

عیسائی خود مسلمانوں کے اس عقیدہ کا قرآن سے ثابت ہونا تسلیم کرتے ہیں چنانچہ عیسائیوں کی کتاب تصلیب و قیامت مسیح ص ۹۱ پر لکھا ہے "حقیقتاً خدا نے انہیں زندہ اٹھا لیا اور ان کی جگہ دوسرا آدمی صلیب پر چڑھایا گیا۔ اس کے بارے میں اختلاف ہے قرآن کی وہ آیات جن میں یہ نظریہ پیش کیا گیا ہے وہ دوسرے نصاریٰ میں ہے

۱۔ حال مرزا کا یہ ہے کہ کہہ رہا ہے "ہو سکتا ہے ایسا ہوا ہو" گویا خود اسے یقین بھی نہیں اور خواہ مخواہ اس "ہو سکتا ہے" پر ساری عمارت کھڑی کر لی اور پوری امت مسلمہ اور رسول کے خلاف [illegible]

۲۔ خود مرزائیوں کے عقائد جو عیسائیوں سے ملتے ہیں۔

(ا) عیسیٰ علیہ السلام مصلوب ہوئے (عیسائی اور مرزائی)

(ب) جسم سمیت جانا آسمان پر موجب الوہیت ہے۔ (عیسائی اور مرزائی)

(ج) مصلوب لعنتی ہوتا ہے (عیسائی اور مرزائی)

(د) مرزائی جب واقعہ صلیب بیان کرنے لگتے ہیں تو انجیل اور عیسائی محققین کی کتابوں ہی کو اپنا مطلق [illegible] [illegible]

(ابن مریم)

(ہ) آیت بل رفعہ اللہ الیہ میں بل کے ماقبل اور مابعد میں تفاوت تورات شریف سے پیش کرتے ہیں۔ [illegible]

[illegible] یہود و نصاریٰ کی کرشمہ سازی ہے۔

قطعہ

کمزور ہیں، بے کس ہیں، شکستہ ہیں تو پھر کیا
ہم چلتے رہیں گے یونہی اللہ کے سہارے
دنیا میں سبھی دشمن ختم نبوت کی رہیں گے
نعرے یہی گونجیں گے قیامت میں ہمارے

★ ____ سید سلطان گیلانی ، شیخوپورہ

نونہالانِ ختمِ نبوت

مرتب: سہیل باوا

بچے، بچیوں اور طلبا وطالبات کا صفحہ

سچائی چھپ نہیں سکتی

سعید الرحمٰن ثاقب

۱۔ خدائی دعوے کرنے والے ہمیشہ بے بسی کی موت مرے۔

۲۔ دنیا عالم کی موت اور جاہل کی زندگی پر افسوس کرتی ہے۔

۳۔ دوست کے دشمن، اور دشمن کے دوست سے دوستی نہ کر۔

۴۔ معذرت کمزوری کی دلیل ہے۔

۵۔ ہر مسئلہ کا حل ہے لیکن اُسے تلاش کرو۔

۶۔ خواہش بری نہیں۔ خواہش کی تقلید بری ہے۔

۷۔ انسانیت سے ہی انسان ہے۔ ورنہ صرف جانور۔

۸۔ راستے پر نظر رکھو، اور منزل کا تعین کرلو کامیابی تمہاری ہے۔

۹۔ .... بیت المقدس... پھر ایوبی کا منتظر... کوئی ہے؟

سنجیدہ مزاح

ایک دفعہ سردار الانبیاء خاتم النبیین نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور عرض کی "یا رسول اللہ! میرے لئے جنت کی دعا فرمایئے" آپ نے فرمایا "کوئی بوڑھی عورت جنت میں نہیں جائے گی" اس پر وہ عورت واپس روتی ہوئی جانے لگی۔ تو آپ نے فرمایا۔ تم جنت میں جوان ہو کر جاؤ گی (اس پر وہ عورت بہت خوش ہوئی)

بڑے لوگوں کی باتیں

نخسانہ انجم - مانسہرہ

•۔ حضرت مسلم بن یسار نماز پڑھ رہے تھے۔ اتفاق سے گھر کے کسی کونے میں آگ لگ گئی۔ آپ برابر نماز میں مشغول رہے سلام پھیرنے کے بعد گھر والوں نے عرض کیا حضرت تمام محلے والے گھر میں آگ بجھانے کے لئے جمع ہو گئے ہیں لیکن آپ نے نماز نہ چھوڑی حالاں کہ ایسے وقت میں فرض نماز توڑنا جائز ہے۔ آپ نے فرمایا اگر مجھے معلوم ہوتا تو ضرور نیت توڑ دیتا۔ واللہ مجھے تو آگ لگنے کا قطعاً علم نہیں ہوا۔

•۔ حضرت لقمان حکیم سے کسی نے پوچھا آپ کو یہ حکمت کا مرتبہ کیسے نصیب ہوا۔ انہوں نے کہا میں ہمیشہ سچ بولتا ہوں اور امانت ادا کرتا ہوں اور لایعنی سے بچتا ہوں۔

اقوال نرالے ہیں

(۱) بے کار ہے وہ انسان، جس میں انسانیت نہیں۔

(۲) بے کار ہے وہ کمائی جس میں زکوٰۃ نہ ہو۔

(۳) بے کار ہے وہ علم جس پر عمل نہ ہو۔

(۴) بے کار ہے وہ دل جس میں درد نہ ہو

(۵) بے کار ہے وہ آنکھ جس میں حیا نہ ہو

(۶) حسنِ اخلاق سب سے بڑی عبادت ہے۔

(میاں محمد اکمل چک ۳۱ گ ب فیصل آباد)

ضرور کر

رحمت اللہ سرحدی ـــ شیریں کالونی کراچی

تبلیغ ـــ ضرور کر

جوانی میں زیادہ عبادت ـــ ضرور کر

ماں باپ کی خدمت ـــ ضرور کر

دسترخوان کو وسیع ـــ ضرور کر

صدقہ اور خیرات ـــ ضرور کر

ہر بڑے کا ادب ـــ ضرور کر

منکر ختم نبوت کی سرکوبی ـــ ضرور کر

مجلس ختم نبوت کا تعاون ـــ ضرور کر

مرزا کانا دجال کے کفریہ عقائد عوام کے سامنے پیش کرکے اپنی نبی پاک کو راضی ضرور کر

مرزائیوں کی مصنوعات کا بائیکاٹ کرکے اسلام کو راضی ضرور کر

"اقوالِ زرّیں"

★ ـــ زندگی کی مالا میں ایسے قیمتی موتی جمع کرو جن کی چمک سے جہاں میں روشنی پھیل جائے۔

★ ـــ وہ انسان جو علم حاصل کرکے بھی گناہ کرے وہ اس پھول کی طرح ہے جو شوخ رنگ ہونے کے باوجود خوشبو نہ دے سکے۔

★ ـــ کتابوں کو زمین پر نہ گرنے دیا کرو کیونکہ کتابیں انسان کو آسمان پر لے جاتی ہیں۔

★ ـــ اللہ نے دو کان بنائے ہیں اور ایک زبان تاکہ انسان جتنا بولے اس سے زیادہ سُنے

★ ـــ جانور انسان نہیں بن سکتا روپ بدلنے کی یہ فوقیت صرف انسان کو ہے۔

★ ـــ اچھی بات چاہے جو کہیں سے پلے باندھ لو۔

★ ـــ تین چیزیں قابو میں رکھو اور سنبھل کر قدم اٹھاؤ

قدم ـــ قلم ـــ قسم،

★ ـــ زاہد پرویز اسلام آباد

مولانا غلام رسول فیروزی

ضرب خاتم بر مرزائی شاتم

اثبات ختم نبوت اور رد قادیانیت پر ایک سلسلہ وار مضمون

سوال نمبر ۲۵:-

عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر کھاتے پیتے اور پیشاب کیسے کرتے ہوں گے۔ بال اور ناخن کیسے کٹواتے ہوں گے؟

(وصال ابن مریم)

جواب :- جس خداوند قدیر نے انہیں اپنی طرف اٹھا لیا۔ کیا وہ تمہاری دی ہوئی اطلاعات کی وجہ سے اسے آسمان پر زندہ رکھنے کے معاملے میں مجبور ہو جائے گا۔ اور کیا بعد از قیامت جنت میں رہنے والے لوگوں کے بارے میں یہی منطق چلے گی کہ جی جنتیوں کے پیشاب، بال و ناخن کا کیا بندوبست ہوگا؟

۲- اہل زمین کے لیے طعام گندم وغیرہ ہے مگر آسمانوں والوں کے لیے طعام تسبیح و تہلیل ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جب پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس دن کھانے پینے کا سامان دجال کے ہاتھ ہوگا اس دن مومنین کا کیا حال ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

یجزیہم مایجزی اھل السما من التسبیح والتقدیس۔

یعنی اس دن آسمانوں والوں کی طرح تسبیح و تہلیل ان کی ایڈ حیات ہوگی۔

۲- خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بارے میں فرماتے ہیں۔

ایکم مثلی انی ابیت یطعمنی ربی ویسقینی

(مسلم و بخاری) یعنی تم میں کون مجھ جیسا ہے؟ میرا پروردگار مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔

۴- قرآن مجید سے اصحاب کہف کا تین سو نو سال تک بغیر کھائے پیئے زندہ رہنا ثابت ہے۔

ولبثوا فی کھفھم ثلث مائۃ سنین وازدادوا تسعا (الکہف)

۵- کانا یاکلان الطعام کا مطلب؟ نہیں ہے کہ ہر وقت کھاتے ہی رہتے تھے بلکہ مطلب یہ ہے کہ کھانے کی حاجت ہوتی تو کھاتے تھے اور عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھایا گیا تو ان کی کھانے کی حاجت سلب کر لی گئی۔ اب آسمان پر انہیں کھانے کی حاجت نہیں، لہٰذا نہیں کھاتے۔

سوال نمبر ۲۶:-

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر طرح کی تکلیفیں برداشت کیں۔ ان کو مشرکین سے بچانے کے لیے آسمان پر کیوں نہ اٹھایا گیا؟

(وصال ابن مریم)

جواب :- اللہ تعالیٰ کی منشا میں یہی تھا کہ زکریا علیہ السلام کو چروا دیا جائے یحییٰ علیہ السلام کو شہید کرا دیا جائے۔ عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھایا جائے اور طبعی وفات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دی جائے، اس کے خلاف شکوک و شبہات کھڑے کرنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ بغاوت ہے کل کوئی ملحد اٹھ کر یہ کہہ دے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے پیدا کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی بغیر باپ کے کیوں نہ پیدا کر دیا۔ تو کیا یہ لغو سوال قابل التفات ہوگا؟

سوال نمبر ۲۷:-

اگر عیسیٰ علیہ السلام کو بچانا ہی تھا تو ویسے ہی بچا لیا ہوتا ضرور آسمان پر اٹھا کر دو ہزار برس تک زندہ رکھنا تھا؟

(وصال ابن مریم مرزا طاہر احمد)

جواب :- خدارا انصاف کیجیے، کیا مرزا کا یہ اعتراض خداوند کریم کے منشا کے خلاف کھلی بغاوت نہیں ہے؟ مرزا جی! آپ کا دکھڑا ہمیں معلوم ہے عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر جانے سے آپ کے روزگار میں زبردست لات لگا دی ہے۔ جبھی تو آپ نے خداوند قدوس پر زبان درازی شروع کر دی ہے مگر کوئی بات نہیں آپ کا اور شیطان کا سنگ سلامت رہا تو کوئی ڈر بھی نہیں ذرا ہمت سے کام لیجیے۔

۲- ہم سے تو آپ یہ پوچھ سکتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر جانے پر ایمان کیوں رکھتے ہو تو ہم عرض کریں گے اللہ کے فرمان بل رفعہ اللہ الیہ پر ہم مکمل ایمان رکھتے ہیں اور ہم میں آپ کی طرح خدا تعالیٰ کے خلاف بغاوت کی جرأت نہیں لہٰذا ہم عیسیٰ علیہ السلام کے جسم سمیت آسمان پر جانے کو بے چون و چرا تسلیم کرتے ہیں۔ آمنا۔ آمنا۔ آمنا۔ ہم ایمان لائے۔ ہم ایمان لائے۔

سوال نمبر ۲۸:-

ہو سکتا ہے کہ جب کثرت سے عیسائی اسلام میں داخل ہوئے ہوں تو انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر جانے کا خیال مسلمانوں میں پھیلا کر دیا ہو۔ (وصال ابن مریم مرزا طاہر احمد)

جواب :- نص قطعی اور احادیث متواترہ کو تو مرزا نے پس پشت پھینک دیا۔ پھر حیرت یہ ہے کہ عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مریم کو خدا مانتے ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر چڑھانا بھی مانتے ہیں مگر ان باتوں میں سے کسی کو بھی امت مسلمہ نے تسلیم نہیں کیا۔ بلکہ اس پر پوری امت کا اجماع بھی ہو گیا۔ مرزا! کیا آپ کا وما ینطق عن الھوی پر ایمان نہیں؟ اور کیا حدیث لا تجتمع امتی علی الضلالۃ حدیث صحیح نہیں؟ اور کیا حیات مسیح پر اجماع امت نہیں؟ جو میں نے کتب الابانۃ، بحر محیط اور فتح البیان سے نقل کر دیا

باقی صفحہ ۱۳ پر

افکارِ قارئین ختمِ نبوت

قارئین ذیل کے عنوانات پر صاف ستھرے خوشخط مختصر مضامین لکھیں

مضامین — واقعات — تبصرے

قادیانی ملکی معیشت کو کس طرح لوٹ رہے ہیں

تحریر: شاہین سبحانی — ترجمہ: خلیق احمد

آج کل آٹوموبائیل کارپوریشن پر کنور ادریس قادیانی قابض ہے جو نیشنل موٹرز اور دوسرے اداروں کی بجائے پاکستان میں مرسڈیز بنز درآمد کرنے والے واحد قادیانی ادارے شاہ نواز لمیٹڈ کو خوب نواز رہا ہے اس کی نظریں منافع پر لگی ہوئی ہیں۔ قادیانی چاہتے ہیں کہ اس طرح کروڑوں روپے کما کر ملکی معیشت کو کمزور کر دیا جائے۔ نیز قادیانیت کے پرچار کے لیے دولت سمیٹی جائے۔ کنور ادریس قادیانی کی وجہ سے تمام سرکاری ادارے تباہی کے کنارے پہنچ چکے ہیں اور ہزاروں کارکنوں کی بے روزگاری کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ ذیل کا مضمون اسی دھاندلی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

مقابلہ اور مسابقت کی دوڑ دھوپ اور طاقت آزمائی کی کشمکش دنیا کے بڑے ٹرک اور کار ساز ملکوں اور پبلک سیکٹر کے قدیمی صنعتی اداروں کے درمیان اب آخری مراحل میں پہنچی معلوم ہوتی ہے اس کشمکش کا نتیجہ ایک کے لیے موت و زیست کا معاملہ ہے اور دوسرے کے لیے کروڑوں کی آمدنی یا نقصان کا مسئلہ ہے۔

دونوں طرف نہایت جوش و خروش اور تن دہی کے ساتھ مدافعت کی ترکیبیں اور چالیں چلی جا رہی ہیں۔ یہ کیفیت رقابت چند ماہ ہوئے دو وفاقی وزارتوں کے درمیان اسلام آباد میں شروع ہوئی مگر اس قسمت آزمائی میں کبھی ایک کبھی دوسری وزارت کو کامیابی کی کرن نظر آتی رہی مگر ابھی تک کوئی قطعی اور حتمی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔

ایک اندرون خانہ اطلاع کے مطابق اس مقابلہ یا قضیہ کا تعلق وزارت دفاع کی ڈھائی ہزار سے زائد ٹرک کی خریداری سے ہے جن کی قیمتِ ساخت کا اندازہ ۲.۰ ایا ۱.۵ بلین روپیہ تک لگایا گیا ہے۔

مطلوبہ گاڑیوں کی تفصیل یہ ہے کہ فوجی ٹرک ۴ پہیوں والے جن کے انجن کی مجموعی قوت ۲.۵ سے ۴ ٹن تک ہے۔

جب سے اس ضرورت اور سودے کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے ہم کو یعنی نیشنل کی طرف سے یہ امید پیدا ہو گئی تھی کہ یہ عظیم خریداری ہمارے ذیلی ادارے کے مستقبل کے لیے اور ان کے لاکھوں کارندوں محنت کشوں اور مزدوروں کے لیے ایک مقام خوشحالی اور ملک کی اقتصادی مضبوطی کے لیے ایک سنہرا موقع اور سود مند ثابت ہوگا۔

مگر ہائے شومیٔ قسمت ہائے نا صبوری مقدر کہ خریدار وزارت اس بات پر مصر ہے کہ تمام کے تمام ٹرک مغربی جرمنی سے درآمد کیے جائیں حالانکہ مطلوبہ ٹرک کی ساخت وغیرہ کچھ ایسی پیچیدہ دشوار یا عجوبہ نہیں جو ملک کے صنعتی اداروں کی پہنچ سے باہر ہوں۔

مرسڈیز بینز کی خریداری از مغربی جرمنی میں دلچسپی کوئی چھپا ڈھکا راز نہیں اس دلچسپی کی وجہ اظہر من الشمس ہے۔

کچھ ادارے اس کوشش میں لگے ہیں کہ اس دراز قامت کیک کے کچھ ٹکڑے ان کے ہاتھ بھی لگ جائیں یہ بات بھی ایک اندرون خانہ واقف کار کے بیان سے ظاہر ہوتی ہے۔

آسمان سے باتیں کرتی ہوئی قیمتیں

اسی واقف کار کا کہنا ہے کہ مغربی جرمنی میں تیار شدہ اور ملکی بیڈ فورڈ ٹرک کی قیمتوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے اور اگر فریٹ (کرایہ) بھی شامل کر لیا جائے تو یہ تفاوت ۲.۰ بلین روپیہ تک پہنچ سکتا ہے۔ مختصراً موجودہ کشمکش مرسڈیز بنز کے ٹرک بنانے والے اور بیڈ فورڈ ٹرکس کے بنانے والوں کے درمیان ہے حقیقت یہ ہے کہ بیڈ فورڈ ٹرک ۴ ٹن مجموعی طاقت کی گاڑی ہے جس کو ناٹو نے فوجی ضرورت کے لیے پاس کیا ہے۔ جبکہ مرسڈیز ٹرک محض ۲½ ٹن کی قوت کی ہے اور اصل میں یہ سویلین گاڑی ہے جس کو فوجی ضرورت کے لیے ۴ پہیوں کی ڈرائیو میں تبدیل کیا گیا ہے مگر افسوس صد افسوس کہ تاخیر زبردست کارروائیوں کی تفصیلات نہایت دلچسپ بلکہ حیرت انگیز حالات اور واقعات کے انکشاف کا باعث ہے طرفہ تماشہ یہ ہے کہ موٹر مرسڈیز ٹرک کا تو نمونہ موقع پر نمائش کے لیے موجود، مگر بیڈ فورڈ ٹرک کے نمونہ کے لیے متعلقہ ادارے کو نمونہ برطانیہ سے حاصل کرنے کی ہدایت کی گئی اس قدر سوتیلی ماں کا سلوک اور ٹال مٹول اور حیل حوالے۔

عذرِ معقول ناپید

چنانچہ کسی قسم کے عذر کو خارج از مقابلہ کرنے کے لیے ایک بیڈ فورڈ ٹرک بذریعہ ہوائی جہاز منگایا گیا جس کا کرایہ سی ڈی کٹ کی قیمت سے دوگنا ثابت ہوا۔ ج

چھ ماہ کی جانچ پڑتال کے بعد متعلقہ افسروں نے اس کو مطلوبہ معیار کے مطابق قرار دیا مگر اب بھی معاملہ ختم نہیں ہوا چنانچہ ایک خاص تعمیر شدہ راستے پر دونوں قسم کی گاڑیوں کے ٹسٹ کے لیے ایک مقابلے کا اہتمام کیا گیا ایک تجربہ کار ڈرائیور نے مرسیڈیز گاڑی چلائی ایک بڑی جماعت متعلقہ افسران کے ساتھ۔ اور یہ ظاہر ہوا کہ اس کی کوالٹی بیڈفورڈ ٹرک کی کوالٹی سے آس پاس بھی نہیں۔ حاضرین کی حیرت کی کوئی حد نہ رہی جبکہ ایک دیسی میکینک نے۔ بیڈفورڈ گاڑی چلائی اور ہر داؤ پیچ کی نقل کرتے ہوئے یہ ثابت کر دیا۔ کہ بیڈفورڈ ٹرک کسی سے کوالٹی میں کم نہیں۔ مگر افسوس کہ یہ مقابلہ بھی بے کار ثابت ہوا کیونکہ متعلقہ افسران کے دو گروپوں میں موافقت کی فضا ہی نہ تھی یہ کارنامہ یہ سانحہ یا جو کچھ بھی کہا جائے ہماری ملکی گاڑی سازی صنعت کے لیے نہایت اہم اور اولین حیثیت کے مسائل کو اجاگر کرتا ہے جیساکہ ایکسپریس کا خیال اور اندازہ ہے۔

شکنجہ

نیشنل موٹرز والے کہتے ہیں کہ یہ معاملہ ان کی زندگی کا معاملہ اگر اس قسم کے آرڈر ان کو پبلک سیکٹر سے نہ ملے تو ان کا کیا حشر ہوگا جبکہ پرائیویٹ سیکٹر ان کے منافع جات پر بہت گہری ضرب لگا رہے ہیں۔

بیڈفورڈ ٹرک کے بنانے والوں کا یہ اندیشہ اور خطرہ ہے۔ کہ موجودہ آرڈر کا حصول ان کی بقا کا مسئلہ ہے یہ خطرناک اندیشہ ظاہر میں قابل قبول معلوم ہوتا ہے کیونکہ نیشنل موٹرز کی جو پیداوار ۳۴.۳۰ فیصد ۸۵/۱۹۸۴ء میں گر گئی تھی اس سے پہلے سال کے مقابلہ میں یہ بس اور ٹرک کی ایک بڑے خریدار کے واحد آرڈر کے برابر تھی۔ اسی طرح نیشنل موٹرز کی بکری ۱۹.۲۰ گر گئی اور منافع جات ۴۵.۵۰ فیصد کم ہو گئے۔ سٹور کا ذخیرہ بڑھتا گیا اور اشیاء خام مال کا بھی ۳۴۳.۰۷ ملین اور خام مال کی قیمت ۳۸۴ ملین روپے سے بڑھ کر ۳۴۳.۰۷ ملین روپیہ ہو گئی۔ یہ اعداد و شمار ۸۴-۱۹۸۳ء سے متعلق ہیں۔

نیشنل موٹرز کے علاوہ اس کے سپلائرز بھی نہایت اضطراب سے متعلقہ آرڈر کے منتظر تھے۔ نیشنل موٹرز کے لیے ٹرک کی سپلائی کا معاملہ اور آفیسروں کے لیے اس الجھن کا حل دشوار سے دشوار ہوتا جا رہا ہے یہ امر بھی قابل ذکر ہے۔ کہ متعلقہ محکمے یہ صفائی پیش کرتے ہیں کہ ان کو فارن ایکسچینج کا ایک خاص کوٹہ حاصل ہے۔ دوسرے ان کی برآمدت پر ڈیوٹی معاف ہے چہ جائیکہ ملکی صنعت کاروں کو اپنی آمدت پر ڈیوٹی ادا کرنی پڑتی ہے۔

اس صفائی کے مقابلہ میں یہ کہا جاتا ہے کہ اگر گورنمنٹ اپنی برآمدات پر ڈیوٹی معاف کر سکتی ہے۔ تو ملک کے اقتصادی اور صنعتی مفاد کی خاطر وہ پرائیویٹ سیکٹر کی برآمدت پر بھی ڈیوٹی معاف کر سکتی ہے۔

دوسرا سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ آخر کار ملکی صنعت و حرفت کی ترقی اور اس کی حفاظت کے لیے حکومت کی کیا پالیسی ہے۔ اگر ملک میں بڑی بڑی صنعتیں قائم کرنے کی اجازت دی جاتی ہے اور ان کی حفاظت اور نشوونما کے لیے ضروری اسباب مہیا نہیں کئے جاتے تو پھر ایسی صنعتیں لگا کر اور کروڑوں روپے کی سرمایہ کاری سے کیا حاصل۔

یہ بحث مباحثہ تو لامتناہی معلوم ہوتا ہے۔ مگر جو مسئلہ در پیش ہے اور جس کا حل نہایت ضروری ہے وہ یہ ہے کہ نیشنل موٹرز کے ہزاروں کارکنوں کے روزگار کا معاملہ اس مسئلے سے منسلک ہے۔ جو کہ ہماری اطلاع کے مطابق اسلام آباد میں چند ہفتوں کے اندر بیک جنبش قلم ہونے والا ہے

اگر ہم پاکستانی مصنوعات کے حق میں فیصلہ کرتے ہیں تو ہزار ہا پاکستانی گھرانوں کے رزق کا انتظام کرتے ہیں اور ان کو مادی تباہی سے بچانے کا انتظام کرتے ہیں۔ ورنہ صرف گنی چنی اور موٹی موٹی اسامیوں کے سوئٹزرلینڈ کے بنکوں میں جمع شدہ رقوم میں مزید اضافہ ہوتا رہے گا۔

(بشکریہ روزنامہ ڈان کراچی)

انگریزوں کے فیصلے

مرسلہ، محمد اعظم اعوان ننکانہ صاحب

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ فرماتے ہیں۔

سیاسی مقدمات میں انگریز پہلے ہی سے یہ فیصلہ کر لیتا تھا کہ اس مقدمہ کے ملزم کو یہ سزا دینی ہے۔ اس کے بعد مقدمہ چلتا تاکہ ملزم کی تسلی ہو جائے کہ میرا فیصلہ عدالت سے انصاف پر مبنی ہوگا اور مجسٹریٹ کو ہدایت ہوتی کہ مقدمہ چلاؤ مگر فیصلہ وہ کرنا جو حکومت کر چکی ہے مثلاً تحریک کشمیر میں میرے خلاف سرکاری گواہ بیان دیتا ہے کہ تقریباً دو مہینے پہلے میں نے چوک وزیر خاں میں احقر کو حکومت برطانیہ کے خلاف تقریر کرتے سنا ہے۔ یہ مقدمہ بورسٹل جیل کے اندر چل رہا تھا۔ میں نے کہا یہ گواہ دو غلط بیانیاں کر رہا ہے پہلی یہ کہ چوک وزیر خاں میں میں نے عمر بھر تقریر نہیں کی۔ دوسرے یہ کہ ڈھائی ماہ پہلے، حالانکہ مجھے بورسٹل جیل میں آئے ہوئے تین ماہ کا عرصہ ہو چکا ہے۔ باوجود اس غلط بیانی کے مجھے سزا دی گئی اور اولاً جیل ملتان بھیج دیا گیا۔

وفادار کتے کی تلاش

"کہتے ہیں انگریز آقا کو کتے پالنے کا بہت شوق تھا۔ اُس کے دسترخوان سے بچے کھچے ٹکڑوں پر دم بریدہ سگانِ برطانیہ کی ایک بہت بڑی تعداد اپنا پیٹ بھرتی رہی۔ مگر انہیں ایک اعلیٰ نسل کے وفادار کتے کی تلاش تھی۔ سو ان کی یہ کمی ضلع گورداسپور کے قصبہ قادیان سے پوری ہو گئی"

(دو غازی چار شہید مصنف رائے محمد کمال)

تراشے و اقتباسات

شاہ جیؒ نے فرمایا

مرسلہ ظفر عباس ذیلی دفتر ننکانہ

تصویر کا ایک رُخ تو یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی میں ہر کمزوریاں اور عیوب تھے۔ اس کے نقوش میں توازن نہ تھا۔ قد و قامت میں تناسب نہ تھا۔ اخلاق کا جنازہ تھا، کریکٹر کی موت تھا، سچ کبھی نہ بولتا تھا۔ معاملات کا درست نہ تھا۔ بات کا پکا نہ تھا۔ بزدل اور ٹوڈی تھا۔ تقریر و تحریر ایسی ہے کہ پڑھ

کر نثل ہونے لگتی ہے۔ لیکن میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ اگر ان میں کوئی کمزوری بھی نہ ہوتی۔ وہ مجسمہ حسن و جمال ہوتا۔ قویٰ میں تناسب ہوتا۔ چھاتی ۵۴ انچ کر الیسی کہ کسی آئی ڈی کو بھی پتہ نہ چلتا۔ بہادر بھی ہوتا۔ مرد میدان ہوتا۔ کرکٹ کا آفتاب ہوتا۔ خاندان کا ماہتاب ہوتا۔ شاعر ہوتا۔ فردوسی وقت ہوتا۔ ابو الفضل اس کا پانی بھرتا۔ خیام اس کی چاکری کرتا۔ غالب اس کا وظیفہ خوار ہوتا۔ انگریزی کا شکسپیئر ہوتا اور اردو کا ابوالکلام ہوتا پھر نبوت کا دعوی کرتا تو پھر کیا ہم اسے نبی مان لیتے؟

میں تو کہتا ہوں کہ اگر خواجہ غریب نواز اجمیریؒ، سید عبد القادر جیلانیؒ، امام ابو حنیفہؒ، امام بخاریؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ امام ابن تیمیہؒ، امام غزالیؒ، حسن بصریؒ بھی نبوت کا دعوی کرتے تو کیا ہم انہیں نبی مان لیتے۔ علیؓ دعوی کرتے کہ جسے تلوار حق نے دی اور بیٹی نبیؐ نے دی۔ سیدنا ابو بکر صدیقؓ، سیدنا عمر فاروق اعظمؓ اور سیدنا عثمان غنیؓ بھی دعوی کرتے تو کیا کائنات انہیں نبی مان لیتا۔ نہیں اور ہرگز نہیں۔ یہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کائنات میں کوئی انسان اب نہیں جو تخت نبوت پر بیٹھ سکے اور تاج امامت و رسالت جس کے سر پہ ناز کرے وہ ایک ہی ہے جس کے دم قدم سے کائنات میں نبوت سرفراز ہوئی۔

(نقوش جاوداں مصنف زاہد منیر عامر سرگودھا)

ایسا کیوں ہے؟

مرسلہ: ظہیر حسین شاہ، ننکانہ

نوّے کروڑ قطرے اکٹھے ہو جانے سے بحر ناپید اکنار وجود میں آ سکتا ہے اس قدر ذرے مجتمع ہوں تو ایک ناقابل عبور صحرا جاگ اٹھے۔ اگر ہوا کے اتنے جھونکے گلے ملیں تو چار سُو ناچتی آندھیاں دکھائی دیں۔ اتنی تعداد میں چنگاریاں یکجا ہو کر دنیا کے خس و خاشاک کو اپنی لپیٹ میں لے سکتی ہیں۔ اور کنکریوں کے مرتب ہو جانے سے ایک ناقابل تسخیر قلعہ بھی تعمیر ہو سکتا ہے۔ مگر نوّے کروڑ ــــــ ایک مسلمان قوم ہے ــــــ کہ تیس لاکھ یہودیوں سے پٹ رہی ہے!

(نا وک فکر مصنف رائے محمد کمال کیسیے)

★★

رسالہ پڑھنے سے میری دنیا ہی بدل گئی

ایک سابق قادیانی کے تاثرات

تحریر: ایم اے ایس، کراچی

آج سے ڈیڑھ سال پہلے کی بات ہے کہ میں نے صدر کے ایک بک اسٹال پر ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل کا شمارہ دیکھا میرا تعلق احمدی جماعت سے تھا میرے دل میں گو ختم نبوت کے نام سے نفرت تھی تاہم میں نے یوں سمجھیے کہ لرزتے ہاتھوں دو روپے جیب سے نکالے اور پرچہ خرید لیا۔ پرچہ خریدنے کے بعد معاً میرے دل میں خیال آیا کہ پرچہ تو میں نے لے لیا اگر کسی میرے احمدی دوست نے دیکھ لیا تو پھر کیا ہوگا؟ اس کے بعد گھر کا مسئلہ بھی تھا میں اسی کشمکش و پیچ میں گھر پہنچا۔ وہی ہوا جس کا دھڑکا لگا ہوا تھا۔ گھر والوں نے پوچھا کہ یہ پرچہ کیوں لے کر آئے ہو؟ انہیں میں نے یہ کہہ کر مطمئن کر دیا کہ ہمیں تصویر کا دوسرا رُخ بھی دیکھنا چاہیے ایک رسالہ پڑھنے میں آخر حرج کیا ہے؟ بہر حال گھر والے میری بات سے مطمئن ہو گئے اس طرح وہ پرچہ پڑھا اور اول سے آخر تک پڑھا۔ دوسرے ہفتے پھر خرید لایا وہ بھی پڑھا دو پرچے پڑھنے کے بعد میرے اندر کی حس نے مجھے مجبور کیا کہ میں یہ پرچہ پابندی سے خرید کر پڑھوں گا۔ اب میں پرچے کا مستقل قاری ہوں۔ میں نے رسالے میں درج بہت سے حوالوں کا مرزا صاحب کی کتابوں سے موازنہ کیا وہ حوالے بالکل صحیح تھے۔ مثلاً آپ نے یہ لکھا کہ مرزا صاحب نے اپنے کو آیت کریمہ محمد رسول اللہ والذین معہٗ کا مصداق ٹھہرایا ہے جب میں نے ایک غلطی کا ازالہ جو مرزا صاحب کی ایک چھوٹی سی تصنیف ہے اس کا مطالعہ کیا تو اس میں یہ حوالہ درج تھا۔ میری آنکھیں کھل گئیں کہ کہاں تو یہ... دعوی کہ ؎

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں\
دل سے ہیں خدام ختم المرسلیں!

اور کہاں یہ کہ مرزا صاحب بذات خود محمد رسول اللہ کی مسند پر براجمان ہیں۔ دراصل ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور ــــــ بعینہٖ "احمدیت" کا یہی حال ہے۔ ہمیں مرزا صاحب کی وہ کتابیں پڑھنے کو کہا جاتا ہے یا وہ کتابیں دکھائی جاتی ہیں جنہیں دعوائے نبوت سے پہلے مرزا صاحب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کی تھی ایک مرتبہ میں نے اپنے ایک مربی سے سوال کیا کہ غیر احمدی قاضی اکمل کے یہ شعر پیش کرتے ہیں ؎

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں!\
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں\
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل\
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

بتایئے! کہ کیا شعر قاضی صاحب کے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ غلط الزام ہے۔ انہوں نے ثبوت کے لئے ان کا دیوان دکھایا اور کہا کہ دیکھیے یہ شعر اس میں درج نہیں ہیں ــــــ میری طبیعت پر بوجھ ہوا اور میں نے یہ محسوس کیا واقعی بے الزام ہے ــــــ لیکن پھر دفتر ختم نبوت پرانی نمائش میں جا کر ایک صاحب سے میں نے عرض کیا کہ میں یہ حوالہ دیکھنا چاہتا ہوں چنانچہ وہاں الفضل سے یہ حوالہ دکھایا جس میں لکھا

تھا کہ یہ اشعار مرزا صاحب کی موجودگی میں پڑھے گئے جنہیں سن کر وہ بہت خوش ہوئے۔ جزاک اللہ کہا اور جب نظم مکمل سنا دی تو مرزا صاحب انہیں لے کے گئے۔

اس سلسلہ میں میں نے انہیں مربی صاحب سے رابطہ قائم کیا تو وہ کوئی معقول جواب نہ دے سکے۔ الغرض میں ختم نبوت رسالہ کے مطالعہ سے تو پہلے ہی احمدیت یعنی قادیانیت سے دل برداشتہ ہو چکا تھا ان سے گفتگو کرنے سے میں مزید متنفر ہو چکا ہوں۔ اور اب میری دنیا ہی بدل چکی ہے۔ میرے گھریلو حالات اس قسم کے نہیں کہ میں اپنے کو ظاہر کروں۔ حالات سازگار ہونے پر میں اس سے بھی دریغ نہیں کروں گا۔ آخر میں میں آپ حضرات کو اس رسالہ کے شائع کرنے پر خراج تحسین اور مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں اس سلسلہ میں تفصیل کے ساتھ پھر حاضر خدمت ہوں گا۔

والسلام

ایم۔ اے۔ ایس کراچی

کندیاں میں قادیانی ریلوے ڈاکٹر کی غیر مہذب حرکت

غلام حسین ڈرائیور لوکو شیڈ کندیاں ضلع میانوالی

گزارش ہے کہ مورخہ ۸۶-۶-۴ء بوقت تقریباً بجے صبح اپنی بیوی کو ریلوے ہسپتال ریلوے ڈاکٹر کے پاس بسلسلہ طبی معائنہ کندیاں حاضر ہوا۔ کیونکہ مریضہ کو بائیں جانب سینہ میں اور پیٹھ میں اندر کی طرف شدید درد تھا۔ ڈاکٹر نے مریضہ کو بیڈ پر لٹا کر دائیں ہاتھ سے بائیں طرف سینہ کو دبایا اور چیک کرنے والے آلے یعنی (ٹوٹی) کے بغیر چیک کرنے کے بہانے پستان کو پکڑ لیا جبکہ بائیں ہاتھ سے دائیں پستان کو مسلا۔ ڈاکٹر کی ان حرکات کو دیکھ کر مریضہ فوراً اٹھ کر کمرے سے باہر آ گئی چونکہ میں ٹی بی کا مریض ہوں اور کافی عرصہ سے سخت تکلیف میں ہوں اسی وجہ سے میری بیوی نے مجھے وہاں پر کوئی بات بتائے بغیر گھر چلنے کو کہا تو میں اسے ساتھ لے کر گھر واپس آ گیا جب میں گھر پہنچا تو بیوی کو روتا دیکھ کر وجہ دریافت کی تو پھر اس نے ڈاکٹر کی ساری نازیبا حرکات بتائیں جس کی وجہ سے میری پریشانی اور بیماری میں مزید اضافہ ہو گیا اور اسی خرابی صحت اور پریشانی کے باعث میں بروقت کوئی کارروائی نہ کر سکا کچھ دن کے بعد جب میری صحت سنبھلی تو میں نے ڈی۔ ایس صاحب پشاور ڈویژن ریلوے اور ڈی۔ ایم۔ او صاحب پشاور ڈویژن کو اپنی درخواست بذریعہ رجسٹری ارسال کی مورخہ ۸۶-۶-۹ کو ڈی۔ ایس صاحب کے حکم پر مجھ کو ڈی۔ ٹی۔ او صاحب نے اپنے پاس حاضر ہونے کا حکم صادر فرمایا جو کہ ایک فون میسج کی صورت میں تھا۔

لہٰذا میں اور میری بیوی مورخہ ۸۶-۶-۱۵ کو ڈی۔ ٹی۔ او صاحب کے پاس حاضر ہو گئے۔ ڈی۔ ٹی۔ او صاحب کے پوچھنے پر میں نے اور میری بیوی نے قرآن حکیم ہاتھ میں لے کر قسم کھاتے ہوئے یہ ساری روداد بیان کر دی ایک مسلمان کے لیے اپنی سچائی میں اس سے بڑھ کر اور کوئی قسم نہیں اور نہ ہی اس قرآن کریم سے بڑھ کر ہماری کوئی کتاب ہے ریلوے ڈاکٹر کندیاں بنام فضل اللہ جو ایک قادیانی ہے وہ مسلمانوں کو کسی نہ کسی طریقے سے پریشان اور بے عزت کرتا رہتا ہے اس سے پیشتر یہ ملک وال ریلوے ہسپتال میں تعینات تھا وہاں بھی یہ ناجائز حرکات کرتا تھا اور مسلمانوں کو مختلف طریقوں سے پریشان کرتا تھا اس پر اس کا تبادلہ وہاں سے کر دیا گیا یہ تو ہے ڈاکٹر مذکور کا بیک گراؤنڈ

میں اور میری بیوی آپ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں اور بیان حلفیہ پیش خدمت ہے کہ اگر ہم کسی قسم کی جھوٹی بہتان بازی کر رہے ہیں تو اللہ کریم ہمیں روز محشر شفاعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نصیب نہ فرماوے میں جناب سے امید کرتا ہوں کہ ان حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے میرے اس بیان کو پورا پورا رسالے میں شائع فرمائیں

★★

اکل حرام سے بچنا

مولانا محمد اکرم طوفانی سرگودھا

حضرت عبداللہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی انسان حرام مال کما کر اس سے صدقہ کرتا ہے تو وہ صدقہ قبول نہیں کیا جاتا۔ اور اس حرام مال سے اپنی ضروریات میں خرچ کرتا ہے تو اس میں برکت نہیں دی جاتی۔ اور حرام مال چھوڑ کر مرتا ہے تو وہ صرف جہنم کا سامان ہوگا بے شک اللہ تعالیٰ گناہوں کو حرام مال سے صدقہ کرنے سے نہیں مٹاتے بلکہ حلال مال سے صدقہ کرنے سے گناہوں کو مٹاتے ہیں۔ خبیث مال گناہ والا خبیث کو نہیں مٹاتا۔ روایت کیا اس کو احمد نے۔

اور آپ نے فرمایا۔ جو آدمی کسی کے ناحق بچاس آنے تک ہضم کر لیتا ہے۔ اس کی چھ سو قبول نمازیں اس کے عوض صاحب مال کو دی جائیں گی۔ صحابہ نے عرض کیا۔ اگر اس کی نمازیں وغیرہ نہ ہوئیں۔ تو آپ نے فرمایا۔ صاحب مال کے گناہ حرام کھانے والے پر لاد دیئے جائیں گے۔ حرام خوری سے بچ کر ہی آدمی دنیا میں سکون اور آخرۃ میں جہنم سے بچ سکتا ہے ورنہ مشکل ہے۔

ملت اسلامیہ و ممالک اسلامیہ کے دشمنوں کا بائیکاٹ کرو

جیسا کہ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مرزائی اپنے کاروبار و ملازمت کی آمدن کا تقریباً ۱۰ فی صد حصہ اپنے کذاب و دجال گرو کے بتائے ہوئے شیطانی راہ تبلیغی سرگرمیوں کے فنڈ میں جمع کرواتے ہیں جو کہ ہمارے برحق مذہب اسلام و وطن عزیز پاکستان کے خلاف استعمال ہوتا ہے اور دیگر تمام مسلم ممالک اسلامیہ کے خلاف بھی۔ غیرت مسلم تقاضا ہے کہ مرزائیت کا ہر طرح سے بائیکاٹ کرو اب مشروب کا سیزن شروع ہے لہٰذا مرزائیوں کی شیزان فرنتد اور دیگر جنسیوں کا بھی مکمل بائیکاٹ کر کے جذبہ ایمانی کا ثبوت دیں جو رنگ اعتراضات کرتے ہیں کہ ہم تنہا یا ایک

ہنزر کے ادمیوں سے مرزائیوں کے مشروبات کا پورے ملک میں بائیکاٹ کا کیا فرق پڑے گا۔ نہایت ادب کے ساتھ ان کو حضرت ابراہیمؑ کا واقعہ پڑھنے کا مشورہ دوں گا کہ جب حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کو منجنیق میں بٹھا کر آگ میں پھینکا گیا تو ایک چڑیا اپنی چونچ میں ایک قطرہ پانی لے کر بھڑکتی ہوئی آگ کو بجھانے آئی حالانکہ اتنی بڑی آگ کو ایک قطرہ پانی سے بجھنے سے کیا نسبت لیکن چڑیا نے سمجھا دیا کہ اللہ کے برگزیدہ بندوں کی مدد کی ضرورت ہو تو وہ مدد کر جائیں یا نہ جائیں ان پر ایثار و جذبہ ضرور نچھاور کر دینا چاہیے اور پھر یہاں تو سردار انبیاء و محبوب خدا کا معاملہ ہے اللہ کے آخری رسول محمد مصطفےٰ ﷺ کی حرمت کا مسئلہ ہے کیا فرماتے ہیں یہ ہمیں سنائی نہیں دیتا جو دل سے جنیا ہیں ان کو سنائی دیتا ہے خدا کرے ہم سب جلد بیدار ہو کر دل کی آنکھیں کھول کر اپنے دشمنوں کو پہچانیں میں اپنی پوری علم برادری جو کہ پورے عالم میں بکھر کر اللہ کے دین کی خدمت میں معروف ہے پر زور اپیل کرتا ہوں کہ وہ مرزائیت و دیگر فتنے بھی وہ فتنے ہیں جو اسلام کا نام لے کر اسلام کو بدنام کرتے ہیں مسلمان کے نام کا لیبل لگا کر مسلم قوم کو شرمندہ کرتے ہیں ان سب سے مکمل بائیکاٹ کر کے جذبہ ایمانی و حب رسول ﷺ کا ثبوت دے کر شفاعت کے امیدوار بنیں۔ اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہے

مرزا قادیانی کی خطرناک بیماریاں اور عبرتناک موت

عطاء الرحمٰن نمائندہ ختم نبوت ملتان

مرزا صاحب کا اقرار کہ سچے کلام میں اختلاف نہیں ہوتا کیونکہ قرآن شریف کی نسبت تو خدا کا ارشاد ہے لو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیرا۔ اور عدم اختلاف اس کے من جانب اللہ ہونے کی دلیل ہے۔ بحوالہ ملفوظات احمدیہ جلد اول ص ۱۰۳

مرزا بشیر الدین محمود کا اقرار۔ کیا دو ضدیں ایک جگہ جمع ہو سکتی ہیں، ضرور ہے اگر پہلی بات درست ہو تو دوسری درست نہ ہو اور اگر دوسری بات درست ہو تو پہلی بات درست نہ ہو۔ حقیقۃ النبوۃ ص ۱۲۳

خدا نے مرزا کی صحت کا ٹھیکہ لیا تھا (۱) ہم نے تیری صحت کا ٹھیکہ لیا ہے۔ الہام تذکرہ ص ۸۰۳ طبع ۲

ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود فرماتے تھے کہ ہمارے ساتھ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ تمہارے تین اعضاء پر خدا کی رحمت کا نزول ہے ایک ان میں سے آنکھ ہے۔ سیرۃ المہدی حصہ سوم ص ۱۰۹

مرزا کی بیماریاں (۱) آنکھوں میں مائی اوپیا تھا۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت صاحب کی آنکھوں میں مائی اوپیا تھا اس وجہ سے پہلی رات کا چاند نہیں دیکھ سکتے تھے۔ سیرۃ المہدی ص ۱۱۹

ایک دفعہ کوئی شخص آپ کے لیے گرگابی لے آیا آپ نے پہن لی مگر اس کے الٹے سیدھے پاؤں کا پتہ نہیں چلتا تھا کئی دفعہ الٹی پہن لیتے تھے اور پھر تکلیف ہوتی تھی بعض دفعہ الٹا پاؤں پڑ جاتا تھا تو بہت تنگ ہوتے تھے والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں نے آپ کی سہولت کے واسطے الٹے سیدھے پاؤں کی شناخت کے لیے نشان لگا دیے تھے مگر باوجود اس کے الٹا سیدھا پہن لیتے تھے اس لیے اسے آپ نے اتار دیا۔ سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۶۷

مرزا صاحب کو سل کی بیماری بھی تھی بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ تمہارے دادا کی زندگی میں حضرت صاحب کو سل ہو گئی اور چھ ماہ تک بیمار رہے اور بہت نازک حالت ہو گئی تھی کہ زندگی سے بھی ناامیدی ہو گئی تھی سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۵۵

مرزا صاحب کو ذیابیطس کی بیماری بھی تھی والدہ صاحبہ بیان فرماتی ہیں کہ حضرت مسیح موعود عموماً ریشمی ازار بند استعمال فرماتے تھے کیونکہ آپ کو پیشاب بہت جلد جلد آتا تھا اس لیے ریشمی ازار بند رکھتے تھے تا کہ کھلنے میں آسانی ہو اگر گرہ بھی پڑ جائے تو کھولنے میں وقت نہ ہو سوتی ازار بند سے آپ کو بڑی تکلیف ہوتی تھی۔ سیرۃ المہدی حصہ اول

غلام نبی صاحب نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دن کا ذکر ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول نے حضرت مسیح موعود سے فرمایا کہ حضور غلام نبی کو مراق ہے تو حضور نے فرمایا کہ مجھ کو بھی ہے اور جس قدر ایسے آدمی ہیں کچھ چلے آویں گے سیرۃ المہدی حصہ سوم ص ۳۰۴

مرزا کا قول جھوٹا نبی بری موت مرتا ہے اور جو شخص کہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں اور اس کے الہام اور کلام سے مشرف ہوں حالانکہ نہ وہ خدا کی طرف سے ہے اور نہ اس کے الہام اور کلام سے مشرف ہے وہ بہت بری موت مرتا ہے اور اس کا انجام نہایت برا اور قابل عبرت ہوتا ہے۔ ملفوظات احمدیہ جلد اول ص

مرزا صاحب کی عبرتناک موت ہیضہ سے ہوئی تھی بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ جب حضرت مسیح موعود آخر بیماری میں بیمار ہوئے اور آپ کی حالت نازک ہوئی تو میں نے کہا اللہ یہ کیا ہونے لگا ہے حضرت مسیح موعود کو پہلا دست کھانا کھاتے وقت آیا تھا مگر اس کے بعد ہم تھوڑی دیر تک اس کا پاؤں دباتے رہے

"مرزا افیونی" مرزا غلام احمد قادیانی

۱۹۴۷ء میں جب نیا نیا پاکستان بنا تو انارکلی بازار لاہور میں دو ایک افیون کے ٹھیکے ہوا کرتے تھے لوگ عموماً افیون کا استعمال کرتے تھے۔ زیادہ تر سیدھی سادھی عورتیں اپنے بچوں کو محض اس لیے افیون دیا کرتی تھیں کہ رات کو بچے آرام سے سو جائیں اور روئیں نہیں۔ بچہ کسی وجہ سے بھی روئے بس اس کا ایک ہی علاج ہوا کرتا تھا افیون۔

۱۹۵۳ یا ۱۹۵۴ء کی بات ہے کہ ہمارے محلے میں ایک مرزا صاحب افیون بیچا کرتے تھے جن کو ہم مرزا افیونی کے نام سے پکارتے تھے جو اپنے آپ کو مغلیہ خاندان سے

بتلاتے تھے۔ افیون بیچنے کی پاداش میں کئی مرتبہ شاہی مہمان ٹھہرے۔ اب وہ اس دنیا میں نہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو معاف فرمائے۔ اتفاق سے ہمارے ماموں جان کی دوکان پر تشریف لایا کرتے تھے۔ اور افیون کے فوائد بہت ہی جذباتی انداز میں بتلاتے تھے کہ افیون یہ فائدہ دیتی ہے اور وہ فائدہ دیتی ہے وغیرہ جس میں زیادہ تر بیان اور فوائد شہوانی ہوتے تھے

(اس کا اندازہ چین کی ایک ارب ۷۰ کروڑ کی آبادی سے لگایا جا سکتا ہے) افیون کے ان فوائد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے۔ مرزا افیونی (مرزا غلام احمد قادیانی) نے اسے تریاق الٰہی کا نام دے کر استعمال شروع کر دیا اور اس (ملعون) کو چونکہ ضرورت بھی تھی وہ اس لیے کہ اس کا کاروبار بھی کچھ ایسا تھا قارئین کرام کی یادداشت کے لیے عرض ہے کہ ایک شخص مرزا کے پاس آیا (شاید ایسے لوگ عموماً آتے ہوں گے) اور اس نے مرزا کو اپنی بہن کی گناہوں کی کمائی دیتے ہوئے کہا کہ اس کو نیک کام میں صرف کر دیں۔ اس واقعہ سے مرزا کے بازاری عورتوں سے تعلقات ظاہر ہوتے ہیں جس کے اس قسم کی عورتوں سے تعلق ہوں وہ افیون کا استعمال کیوں نہ کرے گا۔ یہ روز روشن کی طرح حقیقت ہے کہ مرزا افیون عیاشی کے لیے استعمال کرتا تھا اور مرزے کی ذریت افیون کی دوسری شکل یعنی ہیروئن استعمال کرتی ہے جو آج کل لوگ غم غلط کرنے کے بہانے استعمال کرتے ہیں۔ مرزا افیونی (مرزا قادیانی) نے افیون کی لت اس سلسلے میں لگائی تھی اور اس کا اندازہ اس قبرستان سے لگایا جا سکتا ہے جو کہ قادیان کے قریب ہے جس میں معصوم بچیوں کو زندہ تک دفنا دیا گیا کیونکہ اس نے مرزے کی خواہش کو پورا نہ کیا اس لیے مرزا صاحب اپنے بچوں کو افیون استعمال کرواتے تھے کہ یہ بچوں کے لیے افیون ہے اور اس میں تریاق ہے تاکہ اپنا افیون استعمال کرنے کا عیب چھپا سکے اور مرزا عیاشی کرتا رہے

مرزے کا لڑکا محمود احمد کہتا ہے کہ بیان کیا مجھ سے حضرت مسیح موعود نے (مرزا نے) تریاق الٰہی دوا (افیون) خدا کی ہدایت پر استعمال کرنا شروع کی دیا اور بیٹے کو مرزا محمود کا جھوٹ بولتے وقت اور کوئی بھی خبیث کام کرتے وقت خدا کو بدنام کیا کرتا تھا) اور حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) فرمایا کرتے تھے کہ افیون میں عجیب و غریب فوائد ہیں اسی لیے حکماء نے اسے تریاق کا نام دیا ہے۔ دیکھیں سیرت المہدی اور الفضل علم طب ہی ہے اب قارئین کرام سے درخواست ہے کہ مرزا کے افیون کے استعمال کا خود جائزہ لیں کہ مرزا افیون کیوں استعمال کیا کرتا تھا۔ جیسے آج کل مرزے کا پوتا مرزا طاہر (جو لندن میں ہے) ہومیوپیتھی دوائیں استعمال کرتا ہے۔ مرزا طاہر کو بھی اللہ تعالیٰ نے کئی بیماریوں سے نوازا ہے

پاکستان اور اسلام

آج کل پاکستان کو بنے ہوئے چالیس برس ہو چکے ہیں ۱۹۴۰ء سے لے کر ۱۹۴۷ء تک پورے ہندوستان کی فضا پاکستان کا مطلب کیا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ سے گونجتی رہی لیکن جب پاکستان معرض وجود میں آیا تو علماء کرام کے سوا کوئی شخص ارباب اقتدار کا کلمہ طیبہ کو پاکستان میں عملی جامہ پہنانے کو تیار نہ تھا وہ پاکستان جن کے لیے پندرہ لاکھ مہاجرین نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا جس کی خاطر قوم کی پینتیس ہزار بیٹیوں کو اغوا کر کے ہندوؤں اور سکھوں نے اپنی ہوس کا نشانہ بنا ڈالا ہزاروں قوم کی بیٹیوں کی عصمت دری کی گئی۔

لاکھوں مہاجرین کو ہجرت کیوں کرنا پڑی صرف اس لیے کہ وہ اپنا ایک علیحدہ ملک چاہتے تھے کہ اس میں خدا اور اس کے رسول کا قانون ہو ہزاروں قوم کی بیٹیوں کی عزت سے کھیلا گیا صرف اس لیے کہ وہ اس سرزمین پر ایک اسلامی مملکت بنانا چاہتی تھیں جس میں اسلام کا عادلانہ نظام ہو جہاں ان کی عزتیں محفوظ ہوں لیکن ہائے افسوس جب وہ اسلامی مملکت وجود میں آئی تو اس میں اسلام کے عادلانہ نظام کا نام و نشان دور دور تک نہ تھا

کیا ہمارے حکمران قوم کی ان پینتیس ہزار بیٹیوں کو بھول گئے ہیں؟ جنہوں نے اپنی عزت و عصمت لٹا کر اس پودے کی آبیاری کی اس پودے کی جڑوں میں لاکھوں مسلمانوں اسلام کا خون موجود ہے جس کی خوشبو ابھی تک اس کی کونپلوں سے آ رہی ہے آج اسلام کا نام لے کر جس قدر مذاق اڑایا جا رہا ہے اس سے پہلے اس کی مثال نہیں ملتی

احادیث میں ایک واقعہ آتا ہے جس میں ایک عورت حضرت عمرؓ سے کہتی ہے کہ جب کسی بادشاہ کو یہ پتہ نہیں کہ شمال سے جنوب مشرق سے مغرب اس کے ملک میں کیا ہو رہا ہے تو اس کو حکمرانی چھوڑ دینی چاہیئے اسے حکومت کرنے کا کوئی حق نہیں جس ملک کو خالص اسلام کے لیے حاصل کیا گیا آج اس ملک پر فرعونیت، عریانیت اور فحاشیوں کا قبضہ ہے آج اس ملک میں سرعام اسلام کو بدنام کیا جا رہا ہے کیا ہم نے پاکستان اس لیے حاصل کیا تھا؟

آج اس ملک میں کھلے بندوں جس مجلس میں وقت کا حاکم بھی موجود ہو خدا کے بنائے ہوئے قانون رائج کرنے کی بجائے انہیں غلط ثابت کر کے منسوخ کرنے کی کوشش کی جائے آج پاکستان پر زرنگی و سامراج کے ایجنٹوں کا قبضہ ہے آج اسلامی مملکت خداداد پاکستان عریانیت فحاشی شراب پینا قانونی طور پر جائز ہے آج پاکستان کے ایک معروف شہر میں بازار حسن جیسے عیاشی کے اڈوں کو قانونی تحفظ حاصل ہے حکمرانو خدا کے لیے مت کھیلیے یہ سب کچھ ڈر ہے اس وقت سے جب تم کائنات انسانی کے مالک کے دربار میں پیشی ہو گی اب بھی سنبھل جاؤ وقت ہے پھر نہ کہنا ہمیں بتایا نہیں تھا اور اس ملک میں اسلامی قانون نافذ کرو۔

ڈھیروں دعائیں

محمد عبدالرؤف نعمانی۔ دباڑی موڑ ضلع خانیوال

رسالہ "ختم نبوت" ایک مثالی رسالہ ہے جو عقیدۂ ختم نبوت کیلئے ملک اور بیرون ملک سرگرم عمل ہے۔ جو ہر مسلمان کا بنیادی عقیدہ ہے۔ میں رسالہ کا باقاعدگی سے مطالعہ کرتا ہوں میری طرف سے ڈھیروں دعائیں۔

بزم ختم نبوت

ہمیں اب پتہ چلا قادیانی کیسے کافر ہیں!

ارشد محمود ــــــ ایبٹ آباد

الحمد للہ رسالہ ختم نبوت کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے مجھے یہ رسالہ پڑھ کر بہت ہی خوشی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے اور رسالہ کی اشاعت میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا جائے۔ ہمیں پہلے قادیانیت کے متعلق کچھ معلوم نہ تھا کیں میں رسالہ کو پڑھا تو معلوم ہوا کہ یہ تو کیسے کافر ہیں۔ میری دعا ہے کہ اس رسالہ کو دن دگنی رات چوگنی ترقی دے۔ امین

میں نے رسالہ پڑھ کر شیزان پینا چھوڑ دی

جلال عبدالناصر ۔ راجہ بازار کجاکھوہ

میں ہفت روزہ ختم نبوت رسالہ کا مطالعہ کرتا ہوں دل بہت خوش ہوتا ہے پہلے میں شیزان کو پسند کرتا تھا رسالہ سے معلوم ہوا کہ شیزان فیکٹری گستاخانِ رسول کی ہے۔ اسی دن سے بوتل پینا چھوڑ دی ہے۔

اداریہ اہل پنجاب ہوشیار باش خوب ہے

محمد الیاس ارائیں ۔ کراچی

ماہ فروری کا جریدہ ختم نبوت گذشتہ دنوں زیر مطالعہ رہا اس جریدے میں موجودہ حالات کے بارے میں آپکا مضمون "اہل پنجاب ہوشیار باش" جس حقائق پر مبنی ہے اسے پڑھ کر دلی مسرت ہوئی کہ آج کے معاشرے میں جہاں جمعیت اپنے

عروج پر ہے آپ حقائق سے پردہ اٹھاتے ہوئے اہل کراچی کو قادیانی فتنہ کی جانب جس طرح توجہ مبذول کروائی ہے وہ قابل تحسین ہے خصوصاً سندھ میڈیکل کالج میں ہونے والے واقعات پر آپکا تبصرہ میرے لئے خوشی کا باعث ہے میں ان قادیانی عناصر کو بہت قریب سے جانتا ہوں۔ پنجابی میڈیکوز ڈاؤ میڈیکل کالج کے سرپرست اعلیٰ ڈاکٹر ندیم ناصر جو ہاسٹل نمبر ۲ کمرہ نمبر ۵ میں مقیم ہے اس کا تعلق قادیانی فتنہ سے ہے اور ۱۹۸۱ ایئر کا ان کا کلاس انچارج منور ہاشمی بھی اسی مرزائی گروہ سے تعلق رکھتا ہے مجھے آپ کی معلومات پر بہت حیرت ہے کہ آپ کا میڈیکل کالج سے تعلق نہ ہوتے ہوئے بھی آپ کی حقائق پر کس قدر گہری نظر ہے۔ ہمارے معاشرے میں جب تک آپ جیسے حق گو افراد موجود ہیں میں یہ امید کر سکتا ہوں کہ یہ قادیانی عناصر اپنے گھناؤنی سازشوں میں کبھی کامیاب نہ ہو سکیں گے۔ انشاء اللہ

آخر میں۔ میں آپ سے یہ درخواست کرتا کہ برائے مہربانی ان کی سرگرمیوں کا کالج کی حدود میں جائزہ لے کر ہمیں حقائق سے مزید آشنا کریں تاکہ ہم طالب علم ان عناصر سے ہوشیار رہ سکیں

رسالہ ہر لحاظ سے بہتر پایا!

عبدالرحمٰن بن محمد عبداللہ تھیے والی میانوالی

اتفاق سے ہفت روزہ ختم نبوت ۲۲ تا ۲۸ جمادی الاولیٰ نظر سے گزرا پہلی دفعہ ہی شرف زیارت ہوا الحمدللہ رسالہ ہر لحاظ سے بہتر پایا خصوصاً نوجوانوں میں دینی جذبہ اور دینی غیرت کو اجاگر کرنے میں انشاء اللہ نہایت ہی مدد و معاون ثابت ہوگا۔

جامع اور منفرد رسالہ

اشفاق حسین قریشی، سکھر

میں رسالہ "ختم نبوت" ہر ہفتہ پڑھتا ہوں۔ رسالہ ایک جامع اور منفرد رسالہ ہے اس رسالہ نے میری روح کو تسکین بخشی ہے۔ اس کے پڑھنے سے قادیانیوں کے خلاف جہاد کرنے کو دل چاہتا ہے میری خدا سے یہی استدعا ہے کہ آپ کے اس رسالے کو خوب اور بہت بہت ترقی دے (آمین) اور قادیانیت جیسے فتنے کو نیست و نابود کرے

لطیفہ

محمد ضیاء اللہ رحشی ڈگری،

رسالہ ختم نبوت باقاعدگی سے مل رہا ہے اللہ تعالیٰ رسالے کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔ کچھ لوگوں کو جلاب سے جلاب لگتے ہیں لیکن قادیانیوں کو جلاب کی ضرورت ہی نہیں کیونکہ ختم نبوت رسالے کو دیکھتے ہی ان کو جلاب لگ جاتے ہیں۔ ویسے بھی ان کو یہ بیماری وراثت میں ملی ہوئی ہے میں ایک سچا لطیفہ آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں۔ ہمارے شہر میں ایک مرزائی رہتا ہے جو کہ اپنے جھوٹے گرو گھنٹال غلام احمق کی طرح یک چشمی ہے اس نے اپنے گھر کے اوپر مسجد کی طرح ایک گنبد بنایا جس کو دیکھ کر مسلمانوں میں اشتعال پیدا ہوا اور اس پر کیس کر دیا گیا۔ کچھ دنوں کے بعد اس نے گنبد کے اوپر لکڑی کا ہوائی جہاز لگا دیا اور جہاز کے دونوں طرف ٹیوب لائٹ لگا دیں تاکہ گنبد کی شکل تبدیل ہو جائے۔ آج کل اس کی ایک ٹیوب لائٹ فیوز ہے یعنی جہاز کا ایک حصہ تاریک ہے جو کہ مرزا غلام احمق کادیانی کے ٹرٹیڈ مبارک کی نشاندہی کرتا ہے جیسا ان کا جھوٹا نبی تھا اور یہ مرزائی جو ہمارے شہر میں رہتا ہے یہ بھی ویسا ہی ہے جب کوئی اس کے گھر کے اوپر جہاز کو یعنی کانے مرزے کے ٹرٹیڈ مبارک کو دیکھتا ہے تو منہ سے بے اختیار نکلتا ہے۔ استغفر اللہ

★★

تو انہوں نے فیصلہ کر لیا کہ ان کی صحیح جگہ درِ حضورؐ کی گدائی ہے۔ ۱۹۷۲ء میں انہوں نے پاکستان کے اس وقت کے وزیر اعظم مسٹر ذوالفقار علی بھٹو مرحوم سے انٹرویو لیا۔ گفتگو کے دوران بھٹو صاحب نے ان کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے انہیں پاکستان ہاؤس مدینہ منورہ جو مدینہ منورہ میں مسجد نبویؐ کے باب جبرائیلؑ کے سامنے واقع ہے۔ کا کیئر ٹیکر مقرر کر دیا اور شاداں و فرحاں مدینہ کے باسی رہ گئے ــــ یہ بیان کرتے ہوئے شیخ نور محمد کی آنکھوں کی چمک دو چند ہو گئی تھی۔

میں نے پاکستان ہاؤس کے متعلق پوچھا کہ یہ کب بنا؟ تو فرمانے لگے کہ ۱۹۵۴ء میں جب پاکستان کے گورنر جنرل ملک غلام محمد نے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ مسجد نبویؐ کے قریب رہنا چاہتے ہیں تو مرحوم شاہ سعودؒ نے فوراً پاکستان ہاؤس کی اس وقت کی جگہ خرید کر، جو مشہور اسلامی سپہ سالار حضرت خالد بن ولیدؓ کے وارثین کے پاس تھی۔ ام روز کے قلیل عرصہ میں ملک غلام محمد کے لئے عالی شان عمارت میں تبدیل ہو گئی۔

یہ الگ بات کہ تقدیر نے ملک غلام محمد کو وفات کے بعد گورا قبرستان کراچی میں جگہ دی۔

ہم یہ باتیں کر رہے تھے تو شیخ نور محمد کی آنکھوں میں فرط انبساط کے آنسو چھلک رہے تھے اور یہ فرط مسرت انہیں قیام مدینہ کی وجہ سے تھی ــــ انہوں نے کہا کہ پاکستان ہاؤس سے ریٹائرمنٹ کے بعد مسجد نبویؐ میں خدمت پر مامور ہوں اور اس لحاظ سے دور دنیا کے خوش قسمت ترین مسلمان ہیں کہ انہیں حضورؐ کے در اقدس پر رہنے کی سعادت حاصل ہے اور اب بڑھاپے کے باوجود وہ نہایت مطمئن زندگی گزار رہے ہیں۔ جب میں نے پوچھا کہ مدینہ منورہ میں ان کا اپنا مکان ہے؟ تو پاکستان ہوٹل سے باہر آ کر گنبد خضرا کی طرف اشارہ کیا کہ یہی میری دولت اور یہی میری کائنات ہے اور اس پر مجھے ہفت اقلیم کی سلطنتیں بھی ملیں تو قربان کر سکتا ہوں۔ میں جتنے روز مدینہ منورہ میں مقیم رہا ہر روز اُن سے ملاقات ہوتی رہی۔ واپسی پر انہوں نے مجھے اپنی دعاؤں اور کھجوروں کے تحائف سے نوازا۔ ع

پیدا کہاں ہیں ایسے پراگندہ طبع لوگ
افسوس تم کو میر سے صحبت نہیں رہی

★★

فوج سے قادیانیوں کو ہٹایا جائے

طیب شفیق۔ لاہور

قادیانی پاکستان اور اسلام کے کٹر دشمن ہیں پاکستان میں اگرچہ ان پر پابندی عائد ہے لیکن وہ ہر جگہ اونچی پوسٹ پر فائز ہیں جبکہ ایسے ملک دشمن افراد کو اعلیٰ عہدہ دینا گویا وطن کو خطرے میں ڈالنا ہے پھر سب سے افسوسناک بات یہ ہے کہ فوج میں بھی ان کی کافی تعداد ہے۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ان کو تمام اعلیٰ سول و فوجی عہدوں سے ہٹایا جائے۔

بہت اچھا رسالہ ہے

حافظ دوست محمد مزاری رحیم یار خان پور

ختم نبوت انٹرنیشنل بہت ہی اچھا و معلوماتی رسالہ ہے ہر ہفتہ رسالہ ملتا ہے بڑے شوق سے پڑھتا ہوں اور دوسروں کو پڑھنے کی ترغیب دیتا ہوں۔ اللہ اسکو اور ترقی عطاء فرمائے آمین۔

بقیہ: مناظرہ

مولانا محمد نذیر سمٹریالوی، مولانا عبدالحق ظفر والی، مولانا طالب حسین، مقام مناظرہ پر پونے دس بجے پہنچ گئے ہم ساڑھے گیارہ بجے تک قادیانی مناظرین کا انتظار کرتے رہے۔ مقصود احمد مذکور نے کہہ رکھا تھا کہ ربوہ سے ان کے مناظرین آئیں گے لیکن افسوس کہ اس طویل انتظار کے باوجود وہ نہیں آئے لہٰذا ہم بطور ثالث مرزائی جماعت کی کھلی شکست اور علمائے اسلام کی عظیم فتح کا اعلان کرتے ہیں۔ ہم یہ بھی تحریر کرتے ہیں کہ مقصود احمد مذکور نے ۱۰-۹-۸۱ کی تحریر پر دستخط کرتے وقت کوئی شرط نہ لگائی تھی، لہٰذا بعد کی کسی بات کا اعتبار نہیں۔ مرزائی جماعت کا مناظرہ سے فرار بالکل واضح ہے۔

یہ تحریر لکھ دی ہے تاکہ سند رہے۔

چوہدری محمد یوسف (صدر منجانب مرزائی جماعت)

چوہدری محمد لطیف (نمبردار دیہہ مذکورہ) گواہ

ماسٹر عبدالرحمٰن (ثالث منجانب فریقین)

اختتام پر دعائے خیر کی گئی اور نماز ظہر جامع مسجد موضع کلر میں ادا کی۔ بعدہٗ ماسٹر عبدالرحمٰن اور ان کے ساتھیوں نے قافلۂ اسلام کو ظہرانہ دیا اور یہ قافلہ واپس شکر گڑھ پہنچ گیا۔

قادیانیوں کا کلمہ کیا ہے

اور اپنی وحی کو قرآن قرار دیا اور حدیث شریف سے یہ کہہ کر پیچھا چھڑایا کہ میں حکم ہوں۔ مجھے اختیار ہے کہ جس حدیث کو چاہوں قبول کروں اور جسے چاہوں ردی کی ٹوکری میں پھینک دوں۔ کوئی ان عقل کے اندھوں سے پوچھے کہ مرزا جی کو یہ ڈکٹیٹر شپ کس طرح مل گئی اصل جھگڑا تو ان کی ڈکٹیٹری کا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ مرزا جھوٹا ہے وہ حکم نہیں بن سکتا فلاں فلاں حدیث کی رو سے اور مرزا کہتا ہے کہ میں حکم ہوں۔ میں تمہاری حدیث کو نہیں مانتا۔ آپ ہی غور کریں کہ یہ سوال دیگر جواب دیگر ہیں کہ نہیں۔ اگر ہم مرزا کو حکم مان لیتے تو پھر اسے حدیث کی رو سے جھوٹا کیوں کہتے۔ ع

من چہ می سرائم و طنبورہ من چہ می سراید

اسی کو کہا جاتا ہے۔

جب قرآن شریف اور حدیث شریف کے متعلق مرزا جی اور مرزائی امت کا یہ عقیدہ ہے تو پھر ان سے بحث و مناظرہ کس دلیل سے اور کس طرح کیا جا سکتا ہے۔

مرزا قادیانی کی پندرہ (۱۵) وجوہاتِ کفر

مولانا سید مرتضیٰ حسن چاندپوری

رئیس المناظرین اور راس المتکلمین حضرت مولانا سید محمد مرتضیٰ حسن مرحوم سابق صدر مدرس مدرسہ امدادیہ مراد آباد بہت بڑے مشہور فاضل دوراں تھے عرصہ تک دارالعلوم دیوبند میں ناظم تعلیم رہے ہیں فن مناظرہ میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ جامع علوم وفنون تھے۔

ردِّ مرزائیت میں آپ کے بہت سے رسائل لاجواب ہیں۔ مشہور مقدمہ بہاول پور میں آپ کا بیان ۱۸ اگست ۱۹۳۲ء کو شروع ہو کر ۲۵ اگست ۱۹۳۲ء کو ختم ہوا۔ آپ کا بیان دلائل کا ایک بحر ذخار ہے جو مرزائی نبوت کو ایک تنکے کی طرح بہائے لے جا رہا ہے اور ایک حقیقت نما آئینہ ہے۔ جس میں مرزائی دجل وفریب اور کذب و زُور کے باریک سے باریک نقش بھی دکھائی دے رہے ہیں۔ حضرت ممدوح نے اپنے بیان میں مرزا قادیانی کے کفر کے لاکھوں وجوہ بیان کئے ہیں۔ جن میں سے پندرہ کو رفاہ عام کے لئے شائع کیا جا رہا ہے۔

۱۔ ایک وجہ مرزا قادیانی کے کفر کی یہ ہے کہ اس نے تشریعی و شرعی نبوت کا دعویٰ کیا۔ جو صریح کفر ہے مرزا نے اپنے صریح کلام میں دعوائے تشریعی کیا اور اس میں شریعت کی تغییر بھی کر دکھا ہے۔

۲۔ مرزا نے اقرار کیا کہ خاتم النبیین کے بعد مطلق نبوت منقطع ہے۔ اور جو دعویٰ کرے وہ کافر ہے۔ اور مرزا نے دعویٰ نبوت کیا لہٰذا باقرار خود کافر ہوئے۔

۳۔ مرزا نے یہ بھی کہا کہ خاتم النبیین کے بعد کوئی جدید یا قدیم نبی نہیں آسکتا اور اس کو قرآن کا انکار قرار دیا حالانکہ خود دعویٰ نبوت کیا۔

۴۔ مرزا قادیانی نزول عیسیٰ علیہ السلام کو ختم نبوت کا انکار قرار دے کر اسے کفر ٹھہرایا اور پھر اپنا نبی ہونا (کہ جو اپنے آپ کو عیسیٰ علیہ السلام سے معاذ اللہ ہر شان میں اعلیٰ اور افضل سمجھتے ہیں) جائز کیا بلکہ ضروری لہٰذا مرزا قادیانی کافر ہوئے۔

۵۔ مرزا صاحب قادیانی نے کہا ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا آپ کا خاتم النبیین ہونا خاتم النبیین اور لا نبی بعدی سے ثابت ہے اور پھر اس کے بعد یہ کہا کہ جو ایسا کہے کہ آپ کے بعد نبوت نہیں آسکتی وہ کافر ہے اس وجہ سے بھی کافر ہوئے۔

۶۔ مرزا صاحب نے آنحضرتؐ کے بعد جواز نبوت کو کفر قرار دیا تھا اب مرزا اسی نبوت کو فرض و ایمان قرار دیتا ہے یہ اس سے بھی بڑھ کر کفر ہوا۔

۷۔ مرزا نے بابِ نبوت کھول کر اپنے تک محدود نہیں رکھا بلکہ کہتے ہیں کہ یہ دروازہ قیامت تک کھلا رہے گا اس وجہ سے بھی کافر ہوئے۔

۸۔ مرزا نے صرف یہ نہیں کہا کہ آنحضرتؐ کے بعد کوئی دوسرا نبی آئے گا بلکہ کہتے ہیں کہ ہزار بار آنحضرتؐ خود بروز فرماویں گے گویا آنحضرتؐ کے بعد ہزاروں نبی واقع ہو سکتے ہیں امکان ذاتی نہیں بلکہ امکان وقوعی ہے پھر مرزا نے یہ کہا کہ آنحضرت کی ایک بعثت پہلے تھی اور پھر بعثت ثانیہ ہوئی۔ اس کا حاصل تناسخ ہے اور تناسخ کا قائل کافر ہوتا ہے۔

۹۔ مرزا کہتے ہیں کہ میں عین محمد ہوں۔ . . . اس میں آنحضرت کی صریح توہین ہے اگر واقعی عین ہیں یا تو کھلا ہوا کافر ہے۔ اور یہ ایک توہین صدہا توہین اور استہزا اور تمسخر پر مشتمل ہے.... اور عین محمد نہیں تو پھر آپ کے بعد دوسرا نبی ہوا۔ اور ختم نبوت کی مہر ٹوٹ گئی اور یہ وجہ کفر کی ہے۔

۱۰۔ مرزا نے دعویٰ وحی کیا ہے حالانکہ عبارات علماء سے ظاہر ہے کہ محض دعویٰ نبوت کفر ہے۔

۱۱۔ مرزا نے دعویٰ وحی نبوت کیا یہ بھی کفر ہے۔

۱۲۔ مرزا نے اپنی وحی کو قرآن توریت انجیل کے برابر کہا ہے اس بناء پر قرآن آخر الکتاب باقی نہیں رہتی۔ یہ بھی ایک وجہ کفر کی ہے۔

۱۳۔ مرزا نے اپنی وحی کو متلو بھی کہا اور کہا کہ اگر اس کو جمع کیا جاوے تو کم از کم بیس جزکی ہوگی۔ اور وجہ کفر کی ہے۔

۱۴۔ مرزا نے اپنے اقرار سے اور تمام علماء نے اس کی تصریح کر دی کہ جو شخص کسی نبی کو گالیاں دے یا توہین کرے وہ کافر ہے۔ مرزا نے عیسیٰ علیہ السلام کی اتنی وجہ سے توہین کی ہے۔ کہ غالباً سو سے کم نہ ہوگی اور ہر توہین موجب کفر ہے۔ اور کوئی نبی دنیا میں نہیں آیا (جن کی تعداد کو خدا ہی جانے بعض روایات میں آتا ہے سوا لاکھ ہیں) جس کی مرزا نے توہین نہ کی ہو۔ ہر نبی کی مرزا نے توہین کی تو اس لحاظ سے اتنی تعداد کے دوگنے برابر مرزا صاحب کی وجوہ تکفیر ہو سکتی ہیں۔ اگر ہر ایک نبی کی دو دو توہینیں بھی جائیں تو اتنی مقدار ہر وجہ کفر ہو سکتی ہیں۔ لہٰذا جتنی توہینیں ہوئیں اتنی وجوہ سے مرزا صاحب کافر ہوئے مرزا صاحب نے سرور عالم کی توہین کی ہے.... یہ وجہ بہت بڑی کفر کی ہے....

۱۵۔ مرزا صاحب نے احکام شرع کو بدلا۔ علمائے اسلام اور مرزا صاحب کے اقرار سے نسخ شرع باطل ہے لہٰذا اس وجہ سے بھی مرزا کافر ہوئے۔ مرزا نے کہا کہ کسی مرزائی عورت کا غیر احمدی سے نکاح جائز نہیں۔ مرزا نے کہا کہ غیر احمدی کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں۔ چنانچہ تحفہ گولڑویہ میں صفحہ ۱۸ پر ہے "پس یاد رکھو کہ جیسا خدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ تم پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے.... کہ کسی مکفر اور مکذب اور متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہیے تمہارا امام وہی ہو جو تم میں سے ہو۔ مرزا نے کہا کہ جو مجھے نہ مانے وہ

باقی ص ۲۹ پر

ایک مناظرہ جو ہو نہ سکا

ثالثوں نے مسلمانوں کے حق میں فیصلہ دیدیا

تحریر: حضرت مولانا عبدالرحیم ——— شکر گڑھ

ستمبر ۱۹۸۱ء کے ابتدائی ایام میں موضع کلہ تحصیل شکر گڑھ کے صوفی شکر دین چوہدری بشیر احمد ماسٹر عبدالرحمٰن نے اطلاع دی کہ ہمارے گاؤں میں مقصود احمد مرزائی لوگوں کو ورغلانے اور مرتد بنانے کی کوشش کر رہا ہے اور مسلمانوں کو مناظرہ کی دعوت دیتا ہے۔ ہمیں اس بات کی بہت فکر ہے لہٰذا اس کے بارے میں غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے راقم الحروف نے ان کو تسلی دی اور کہا کہ بے فکر رہیں انشاء اللہ العزیز مرزائی مذکور کا پورا پورا تعاقب کیا جائے گا۔ وہ میدان میں ٹھہر نہیں سکتا۔ آپ اس کا چیلنج مناظرہ منظور کر لیں اور مناظرہ کے لئے مبادی طے کر لئے جائیں۔ چنانچہ مناظرہ کے لئے موضوع اور شرائط ان کو تحریر کر دیئے جو درج ذیل تھے۔

(۱) موضوع۔ ”مرزا کا صدق کذب“۔ مدعی۔

اہل سنت والجماعت

(۲) موضوع۔ ”حیات مسیح وفات مسیح“

مدعی مرزائی جماعت

(۳) دلائل میں قرآن کریم، احادیث صحیحہ اور تحریرات مرزا پیش کی جائیں گی۔ حسب پروگرام گاؤں مذکور کے مسلمانوں کی جانب سے اس مرزائی سے بات ہوئی کہ ہم تمہارے چیلنج کو منظور کرتے ہیں۔ لیکن قبل ازیں شرائط مناظرہ طے کئے جانے از حد ضروری ہیں اس کے بغیر ہم تمہارے سے بات چیت نہیں کریں گے۔ مقصود احمد مرزائی نے کہا کہ شرائط تحریر کر دوں گا۔ لیکن میرے مناظر ربوہ سے آئیں گے اور جو شکست کھا جائے وہ جھوٹا ہوگا۔ اس کی تجویز کو مان لیا گیا اور مناظرہ کے لئے مورخہ ۱۸ر نومبر ۱۹۸۱ جمعہ ۱۰ر بجے دن کا وقت تحریر ہو گیا جو درج ذیل ہے

مناظرہ مابین

اہل سنت والجماعت و مرزائی جماعت

۱۔ بحث کے اندر قرآن وحدیث اقوال مرزا غلام احمد قادیانی کو پیش کیا جائے گا۔

۲۔ دوران گفتگو کوئی مناظر اگر کلام کرے گا اس کی شکست تسلیم کی جائے گی۔

۳۔ موضوع ” صدق کذب مرزا غلام احمد قادیانی

مدعی، جماعت اہل سنت

۴۔ ”حیات و وفات عیسٰی علیہ السلام“

مدعی: مرزائی جماعت

۵۔ جو مناظر شکست کھا جائے گا اس کو دوسرے کا مذہب قبول کرنا ہوگا۔

تاریخ :۔ ۱۸ر نومبر ۱۹۸۱ء بمطابق ۲۰ر محرم ۱۴۰۱ھ بروز بدھ مناظرہ ہوگا۔

وقت :۔ علی الصبح دس بجے بمقام کلہ ڈاکخانہ میرپور تحصیل شکر گڑھ بر مکان ماسٹر منظور احمد

ثالث :۔ عبدالغفور و ماسٹر عبدالرحمٰن کلہ تحصیل شکر گڑھ ضلع سیالکوٹ۔ صدر منجانب جماعت اہل سنت۔ مولانا نذیر احمد صاحب سنکترہ ضلع سیالکوٹ۔ صدر منجانب مرزائی جماعت، محمد یوسف کلہ تحصیل شکر گڑھ ضلع سیالکوٹ

دونوں صدر صاحبان اپنے اپنے مناظر کو پابند کریں گے کہ گفتگو موضوع کے اندر ہونی چاہیئے اور غلط بحث نہیں ہونی چاہیئے۔

(بقلم خود مقصود احمد کلہ تحصیل شکر گڑھ ضلع سیالکوٹ)

راقم الحروف نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی دفتر ملتان میں حضرت مولانا محمد شریف جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کو خط لکھا اور مبلغین کے انتظام کے لئے عرض کیا۔ مولانا مرحوم نے مبلغین کی ایک جماعت مقررہ تاریخ سے ایک دن قبل بھیجنے کا وعدہ فرمایا۔ حضرت مولانا قاضی اللہ یار صاحب، مولانا عبدالرؤف جتوئی، مولانا کریم بخش صاحب مبلغین مرکزیہ دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان معہ کتب کے تشریف لانے کے انتظامات مکمل کر لئے گئے اور لاہور سے حضرت مولانا علامہ خالد محمود صاحب حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب جامعہ اشرفیہ نے تشریف لانے کا وعدہ فرمایا۔

ایک دن قبل ۱۷ر نومبر ۱۹۸۱ء بروز منگل رات کو کلی مسجد چوک بخاری شکر گڑھ میں ”ختم نبوت کانفرنس“ کا اہتمام کیا گیا جس میں علمائے کرام مذکور کے علاوہ علاقہ بھر کے علمائے کرام کو دعوت دی گئی تھی جن میں قابل ذکر حضرت مولانا عبدالحق فاضل دیوبند مولانا نذیر احمد فاضل جامعہ اشرفیہ، مولانا محمد نذیر فاضل دیوبند، مولانا طالب حسین فاضل دیوبند مولانا فتح علی، مولانا عبداللطیف اور چوہدری خلیل احمد گجرات ہیں۔ چنانچہ کانفرنس میں مقررین نے مسئلہ ختم نبوت اور کذبات مرزا پر بصیرت افروز تقریریں کیں اور رات قیام شکر گڑھ کیا صبح مورخہ ۱۸ر نومبر ۱۹۸۱ء ناشتہ سے فارغ ہو کر ایک پوری بس میں یہ قافلہ سوار ہو کر مقررہ وقت پر موضع کلہ ڈاکخانہ میرپور تحصیل شکر گڑھ میں پہنچ گیا۔ چونکہ اس مناظرہ کی خبر عام ہو چکی تھی اس لئے مختلف علاقوں کے لوگ جوق در جوق شریک ہونے کی غرض سے تشریف لائے تھے اس طرح یہ مناظرہ بھرپور اجتماع کی شکل اختیار کر گیا لوگ اس گفتگو کو سننے کے لئے بیتاب تھے۔

ماسٹر منظور احمد کے مکان (حویلی) میں ہی یہ مناظرہ کا انتظام تھا۔ اہل اسلام مرزائی مبلغین کا انتظار کرتے رہے وقت گزرنے پر مقصود احمد مرزائی کے پاس یکے بعد دیگرے پیغام بھیجے گئے لیکن مرزائی مذکور اور اس

کے مبلغ نہ آنے تھے نہ آئے اور راہِ فرار اختیار کی ۱۲ بجے تک انتظار کے بعد اہلِ سنت والجماعت کے مبلغین نے طے شدہ مبادی پر پر زور خطاب عام فرمایا اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ، اسلام کی حقانیت اور علمائے امت کو خراجِ عقیدت پیش کیا نیز قادیانیوں کے مذموم عزائم سے حاضرین کو آگاہ کیا۔ آخر میں ہر دو جانب سے مقرر ثالث صاحبان نے تحریری فیصلہ سنا دیا جو حسبِ ذیل ہے:۔

فیصلہ ثالث صاحبان

بسلسلہ مناظرہ مابین

اہلِ اسلام و مرزائی جماعت

۸۱-۹-۱۰ کو منظور احمد قادیانی موضع کلہ تحصیل شکرگڑھ ڈاکخانہ ضلع سیالکوٹ نے تجویز مناظرہ پر دستخط کئے تھے کہ ۱۸؍ نومبر ۱۹۸۱ء بروز بدھ ۱۰ بجے صبح بمقام کلہ ڈاکخانہ میرپور تحصیل شکرگڑھ ماسٹر منظور احمد صاحب کے مکان پر مندرجہ ذیل موضوعات پر مناظرہ ہوگا۔

۱. صدق و کذب مرزا غلام احمد قادیانی

مدعی اہلِ اسلام

۲. حیات و وفاتِ مسیح علیہ السلام

مدعی۔ مرزائی جماعت

اس تحریر میں ہمیں (عبدالغفور، ماسٹر عبدالرحمٰن) کو بالاتفاق ثالث تسلیم کیا گیا۔

ہم ثالثانِ مناظرہ آج ۱۸؍ نومبر ۱۹۸۱ء ساڑھے نو بجے مکان مذکورہ پر حاضر ہوئے۔ علماء اسلام کی طرف سے حضرت علامہ خالد محمود صاحب سیالکوٹی، مولانا قاضی اللہ یار صاحب، مولانا کریم بخش صاحب، مولانا ابرار صاحب مرکزی مبلغین تحفظ ختم نبوت، مولانا عبدالرحمٰن صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، مولانا نذیر احمد صاحب شکرگڑھی

باقی صفحہ ۲۳ پر

قادیانیوں کا کلمہ = قرآن = اور حدیث کیا ہے؟

مولانا محمد اسمٰعیل کٹکی امیر شریعت اڑیسہ بھارت

کلمہ شریف اسلام کا بنیادی پتھر یہ کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے جسے دل سے سچا سمجھ کر زبان سے ادا کئے بغیر کوئی مومن نہیں ہو سکتا۔ اس کا نام ایمان ہے اور تمام عبادت اسی پر موقوف ہیں اس کے بغیر تمام عبادت بیکار ہے اور سب نیکی اکارت۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک اکیلا ہے، اس کی ذات و صفات میں کوئی اس کا شریک نہیں اس لئے کہ کوئی اس جیسا نہیں، وہ بے عیب ہے اور جسم و جسمانیات سے پاک ہے اور حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سچے اور آخری رسول ہیں۔ قیامت تک یہی دین اور یہی کلمہ باقی رہے گا۔ اگر (نعوذ باللہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری رسول نہ ہوں تو پھر اسلام بھی سچا مذہب نہیں رہ سکتا۔ مگر مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی اُمّت کا ایمان اس کلمہ شریف پر نہیں ہے۔ اس لئے کہ مرزا جی کے الہام اور وحی کو اگر (نعوذ باللہ) سچا مان لیا جائے تو اس کے اعتبار سے خدا بھی غلطی بھی کرتا ہے اور کبھی بھول بھی۔ مرزا جی کی وحی ہے:۔

۱. اخطی و اصیب۔ میں خطا بھی کروں گا اور صواب بھی (تذکرہ)

۲. مرزا جی کا خدا کبھی کھاتا ہے۔ اور کبھی روزہ بھی رکھ لیتا ہے۔ افطر و اصوم (میں افطار بھی کروں گا اور روزہ بھی رکھ لوں گا) (تذکرہ)

۳. خدا غمگین ہے۔ (تذکرہ)

۴. وہ ایک جج کی طرح عدالت کی کرسی پر بیٹھتا ہے، اس کا ایک کلرک بھی ہے اور مرزا جی اس کے پاس مسل لے کر دستخط بھی کرالاتے ہیں۔ اور دستخط سے پہلے خدا تعالیٰ لال سیاہی سے مرزا جی اور ان کے مرید عبداللہ سنوری کے کرتے کو لال رنگ دیتا ہے۔ (تذکرہ)

۵. قادیانی عقیدہ کے مطابق خُدا کا بروز (اوتار) بھی ہوتا ہے اور اس کے (یعنی خدا کے) پالی سے مرزا جی ہیں۔ اور خدا کا بیٹا بھی ہو سکتا ہے جو مرزا ہے۔ اور اس کا باپ بھی ہو سکتا ہے جو مرزا ہے۔ غرض یہ کہ خدا تعالیٰ کے متعلق اس قدر لچر اور الحاد سے پُر عقائد شاید دنیا کے کسی مذہب کے نہ ہوں گے جیسا کہ مرزا جی اور قادیانی امت کے ہیں۔

۶. مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے متعلق صرف اتنا ہی کہنا کافی ہوگا کہ مرزا غلام احمد قادیانی خود اپنے آپ کو محمد و احمد کہتا ہے۔ چنانچہ اس کا مشہور شعر ہے ؎

منم مسیحِ زماں منم کلیمِ خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

(میں ہی محمد مصطفیٰ اور احمد مجتبیٰ ہوں)

(درثمین فارسی)

پھر مرزا جی کا ایک الہام ہے: من فرق بینی و بین المصطفیٰ فما عرفنی و ما رأی (یعنی جس نے مجھ (مرزا) میں اور محمد مصطفےٰ میں فرق کیا اس نے نہ مجھ کو جانا اور نہ پہچانا) (خطبہ الہامیہ)

۷. آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد و احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے۔" (ایک غلطی کا ازالہ)

۸۔ ہم نے مرزا کو بحیثیت مرزا نہیں مانا بلکہ اس لئے کہ خدا تعالیٰ نے اسے محمد رسول اللہ فرمایا ہے الخ

(تقریر سرور شاہ قادیانی، الفضل، ۷ دسمبر ۱۹۱۴ء)

۹۔ صدی چودھویں کا ہوا سر مبارک
کہ جس پہ وہ بدر الدجی بن کے آیا
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

(دیوان قاضی اکمل قادیانی)

نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ۔ مذکورہ بالا چند حوالوں سے آپ نے اچھی طرح سمجھ لیا ہوگا کہ محمد رسول اللہ کے متعلق کیا عقیدہ ہے لہٰذا کلمہ شریف پر کسی طرح بھی قادیانیوں کا یقین نہیں اس لئے کہ مذکورہ بالا حوالوں سے معلوم ہوتا ہے کہ خود مرزا غلام احمد قادیانی محمد و احمد ہونے کا دعویٰ کرتا ہے نعوذ باللہ گویا محمد تو ایک وہ ہوئے جن کا کلمہ دنیا کا ہر مسلمان پڑھتا ہے اور دوسرا نعوذ باللہ وہ محمد جو مرزا غلام احمد بنا ہے اگر اصلی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو مرزا غلام احمد جھوٹا، اور اگر مرزا غلام احمد محمد ہے تو کلمہ غلط۔ لہٰذا ہر صورت سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ قادیانی لوگوں کو پھانسنے کے لئے زبانی کلمہ پڑھ کر دھوکہ دیتے ہیں۔ وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ کے مصداق بنتے ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ قادیانی اسلام کی طرح قادیانی کلمہ بھی الگ ہے۔

قرآن شریف

قرآن شریف کے بارے میں ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ یہ خدا کا آخری کلام ہے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ لیکن تمام مرزائی، مرزا جی کی وحی کو بھی قرآن کے برابر مانتے ہیں۔ بہرحال ہم یہاں چند حوالے درج کرتے ہیں تاکہ مقصود اچھی طرح واضح ہو جائے۔

۱۔ "قرآن کریم اور مسیح موعود کے الہامات دونوں خدا کے کلام ہیں۔ دونوں میں اختلاف ہو ہی نہیں سکتا۔" (اعلان مرزا محمود قادیانی الفضل ۲۹ اپریل ۱۹۱۵ء)

۲۔ "یہ شان بھی صرف انبیاء ہی کو حاصل ہے کہ ان کی وحی پر ایمان لایا جائے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یہی حکم ملا اور بعدہٗ حضرت احمد (مرزا غلام احمد) علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ملا۔" (رسالہ احمدی ص۳)

(۳) "پہلی بعثت میں محمد ہے تو اب احمد ہے
تجھ پہ پھر اترا ہے قرآن رسول قدنی

(الفضل قادیان ۱۶ اکتوبر ۱۹۲۲ء)

۴۔ وما ینطق عن الھوٰی ان ھو الا وحی یوحٰی۔ یہ (مرزا غلام احمد) اپنی طرف سے نہیں بولتا بلکہ جو کچھ کہ تم سنتے ہو یہ خدا کی وحی ہے۔ (تذکرہ)

۵۔ "قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے (مرزا کے) منہ کی باتیں ہیں۔" (تذکرہ)

۶۔ ما انا الا کالقرآن۔ میں قرآن کی طرح ہوں۔ (تذکرہ)

۷۔ "ہم کو خدا تعالیٰ کے اس کلام پر جو ہم پر وحی کے ذریعے نازل ہوتا ہے اس قدر یقین اور علیٰ وجہ البصیرت یقین ہے کہ بیت اللہ میں کھڑا کر کے جس قسم کی چاہو قسم دے دو۔ بلکہ میرا تو یقین یہاں تک ہے کہ اگر میں اس بات کا انکار کروں یا وہم ہی کروں کہ یہ خدا کی طرف سے نہیں ہے تو معاً (فوراً) کافر ہو جاؤں۔" (تذکرہ)

۸۔ خدا کا کلام اس قدر مجھ پر نازل ہوا ہے کہ اگر وہ تمام لکھا جائے تو بیس جزو سے کم نہ ہوگا۔" (حقیقۃ الوحی ص۳۹۱)

۹۔ میں جیسا کہ قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہوں ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرہ کے خدا کی اس کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ پر ہوئی۔ (ایک غلطی کا ازالہ)

۱۰۔ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر۔" (حقیقۃ الوحی)

ان دس حوالوں سے آپ اچھی طرح واقف ہو سکتے ہیں کہ ہم جس طرح قرآن شریف کو خدا کی آخری کتاب مانتے ہیں۔ ٹھیک اسی طرح قادیانی نبی اور اس کی امت مرزا جی کے الہام کو قرآن سمجھتی ہے اس لئے اسلام و کلمہ شریف کے مانند قادیانیوں کا قرآن بھی الگ ہے۔

حدیث شریف

حدیث شریف کے بارے میں ہمارا یہ یقین ہے کہ وہ اسلام میں حجت و دلیل ہے اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارشادات و اعمال کے ذریعہ قرآن کریم کے احکام کی تشریح و تفصیل بیان فرمائی لیکن قادیانی کیا سمجھتے ہیں، ملاحظہ فرمایئے۔

(۱) ہم خدا کی قسم کھا کر بیان کرتے ہیں میرے اس دعوٰی کی بنیاد حدیث نہیں بلکہ قرآن اور وحی ہے جو مجھ پر نازل ہوئی ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں۔ جو قرآن کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں۔ اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔ (اعجاز احمدی)

(۲) جو شخص حکم ہو کر آیا ہے اسے اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرے میں سے جس انبار کو چاہے خدا سے علم پا کر قبول کرے اور جس ڈھیر کو چاہے خدا سے علم پا کر رد کر دے۔ (تحفہ گولڑویہ)

(۳) "مسیح موعود (مرزا جی) سے جو باتیں ہم نے سنی ہیں وہ حدیث کی روایت سے معتبر ہیں۔ کیونکہ حدیث ہم نے آنحضرت صلعم کے منہ سے نہیں سنی۔"

(اعلان مرزا محمود قادیانی، الفضل ۲۹ اپریل ۱۹۱۵ء)

قرآن شریف کو مرزا جی نے اپنے منہ کی باتیں کہا

باقی ص۲۲ پر

قرآن کریم کا معجزہ

حفیظ رضا پسروری

سابق بھارتی ریاست گوری پور کے ولی عہد کا قبول اسلام

مدینہ منورہ میں مقیم شیخ نور محمد سے ایک یادگار ملاقات

الرٰ تلک آیات الکتاب المبین

"یہ ایک پُر نور کتاب ہے اس کو ہم نے تم پر نازل کیا ہے کہ لوگوں کو اندھیرے سے نکال کر روشنی کی طرف لے جائے یعنی ان کے پروردگار کے حکم سے غالب اور قابلِ تعریف راستے کی طرف" ۱۳/۱ سورۃ ابراہیم ۱۱

"یہی تمہارے پروردگار کا سیدھا راستہ ہے جو لوگ غور کرنے والے ہیں اُن کے لئے ہم نے اپنی آیات کھول کھول کر بیان کر دی ہیں ان کے لئے اُن کے صلہ میں پروردگار کے ہاں سلامتی کا گھر ہے اور وہی اُن کا رفیق ہے ..... پ الانعام ۲۳۲

قرآن مجید بے شک اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ ایک عظیم الہامی کتاب ہے جو روزِ ازل سے لے کر روزِ آخر تک اور حضرت آدمؑ سے لے کر حضور نبی کریمؐ تک کی ایک مجموعی تاریخ ہے۔ اور تمام عالمِ انسانیت کے لئے ہدایت و رہنمائی کا ذریعہ ہے قرآن مجید میں ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے اس ایمان پرور کلام اور پیغامِ دل نشین کی بیشتر جگہوں پر اہمیت بیان فرمائی ہے تاکہ انسانی دنیا اللہ تعالیٰ کے حقیقی اور ابدی پیغام سے آگاہ ہو جائے اور ایمان و ایقان کے ساتھ غنیمۃ اللہ کو اپنے دامنِ زندگی میں اپنا اور سنبھال لے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قرآن صاف اور عربی زبان میں نازل ہوا ہے اسکی تعلیم بالکل کھلی ہوئی اور اس کا طریق اظہار و بیان نہایت سہل اور دل میں اُتر جانے والا ہے سچائی اس میں گھول دی گئی ہے۔ حقیقت کے لئے اس میں کوئی نقاب نہیں اس کے سمجھنے بوجھنے کے لئے صرف اس بات کی ضرورت ہے کہ دل لگنے والا اور کان سننے والے ہوں اسے صرف سُن لینا ہی اسے پالینا ہے اور اسے دیکھ لینے سے انکار نہ کرنا اس کی شیفتگی اور عشق کا اقرار ہے (۸۹-۱۴)

قرآن مجید کا حُسن، اس کا حُسنِ بیان، اس کا خوبصورت ترنم اور اس کے پرکشش مطالب و بیان، انسانی اور اسلامی دنیا کے لئے بہت بڑی نعمت و دولت ہیں۔ یہ قرآن مجید کی تلاوت ہی کا اعجاز تھا کہ حضرت عمرؓ۔ اپنی ہمشیرہ کی تلاوت کلام پاک سے متاثر ہو کر مرادِ رسولؐ بن گئے اور نزول قرآن سے لیکر اب تک ایسے کئی واقعات ظہور پذیر ہو چکے ہیں کہ قرآن مجید کے اعجازِ خطابت کے سبب ہزاروں غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا اور یہ سلسلہ قیامت تک کسی طرح جاری و ساری رہے گا

ایسا ہی ایمان پرور واقعہ بھارت کی سابق ریاست گوری پور (بنگال) کے ولی عہد لشمیشر رائے چوہدری کے ساتھ پیش آیا جس کی زندگی میں قرآن مجید نے خیر و سلامتی اور ایمان و راستی کا وہ انقلاب برپا کر دیا کہ وہ آنِ واحد میں لشمیشر رائے چوہدری سے نور محمد بن گیا ــــ اور گوری پور ریاست کی ولی عہدی کو لات مار کر آج مسجد نبویؐ میں جھاڑو دینے کے اعلیٰ ترین منصب پر فائز ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خصوصی کرم کے سبب عاجز کو حرمین الشریفین میں حاضری کے اکثر مواقع ملتے رہتے ہیں (الحمدللہ)... ۱۹۸۴ء میں مدینۃ المنورۃ حاضری ہوئی تو مسجد نبویؐ میں نمازِ ظہر کے بعد میں باب المجیدی کے باہر آ رہا تھا تو دور سے ایک جھاڑو کش بوڑھے پر میری نظر پڑی نحیف و کمزور نظریں جھکائے ہوئے نہایت مؤدب انداز میں گنبد خضرا کی طرف منہ کر کے کھڑا تھا۔ میں اسے دیکھ کر وہیں رک گیا اور یہ سوچ کر کہ یہ پاکستانی بزرگ نظر آتا ہے۔ میں نے اُن کے پاس جا کر سلام عرض کیا مقصد تھا کہ ایسے خوش نصیب منصب پر فائز بزرگ سے ملاقات کی سعادت حاصل ہوگی اور دعائے خیر کی درخواست کروں گا۔

پوچھنے لگے "آپ کہاں سے آئے ہیں"

میں نے عرض کیا، حضرت! لاہور سے

کچھ دیر کے لئے گہری سوچ میں ڈوب گئے ــــ

فرمانے لگے کب تک قیام رہے گا؟

میں نے عرض کیا ــــ یہاں سے جانے کا تصور ہی جان لیوا ہے ــــ جب حضورؐ اجازت فرمائیں گے چلا جاؤں گا ویسے ۴۰ نمازیں پوری کرنے کا خیال ہے" ــــ

فرمایا "اللہ تعالیٰ قبول فرمائے"۔

میں نے پوچھا ــــ آپ کب سے یہاں پر مقیم ہیں

کہنے لگے کئی سالوں سے اس سے پہلے میں پاکستان ہاؤس مدینہ منورہ میں کیئر ٹیکر تھا ــــ اب مسجد نبویؐ میں اس فرض پر مامور ہوں ــــ میں نے پوچھا آپ کا اسم گرامی!

فرمانے لگے شیخ نور محمد!

اسی اثناء میں کہنے لگے کہ آیئے آپ کو چائے پلاؤں میں نے کہا! اس کی ضرورت نہیں، کہنے لگے کہ آپ ہمارے مہمان ہیں، باب المجیدی کے باہر "پاکستان ہوٹل" میں وہ مجھے لے گئے اور میں نے ان کی محبت بھری تواضع کا بھرپور لطف اٹھایا۔ دورانِ گفتگو میں نے پوچھا کہ آپ کا تعلق پاکستان یا سابق مشرقی پاکستان کے کس شہر سے ہے کہنے لگے کہ ان کا تعلق ہندوستان کی سابق ریاست گوری پور (بنگال) سے تھا وہ اس ریاست کے ولی عہد تھے اور قبول اسلام کے بعد وہ کچھ دیر کشمیر، لاہور اور بہاولپور میں رہے، پھر مدینۃ المنورہ آگئے۔

ریاست گوری پور کا ولی عہد اور قبول اسلام کی

بات سن کر ___ قدرتی طور پر میری دلچسپی بڑھ گئی اور میں نے ان کی تفصیل کے لئے درخواست کی۔

شیخ نور محمد ___ کہنے لگے کہ وہ پیدائشی برہمن تھے، ان کا نام بشیشر رائے چوہدری تھا وہ ضلع میمن سنگھ (بنگال) میں واقع ریاست گوری پور کے ولی عہد تھے ___ یہ انگریزی دورِ حکومت کی بات ہے۔ انہوں نے کہا حصولِ تعلیم سے متعلق فرمانے لگے کہ انہوں نے کلکتہ یونیورسٹی سے ۱۹۲۹ء میں ایم اے (انگلش) کیا اور چونکہ ان کو درس و تدریس کا فطری ذوق و شوق تھا ___ وہ پرنس آف ویلز کالج جموں (کشمیر) میں لیکچرار ہوگئے اسی اثنا میں مہاراجہ کشمیر کو اُن کی ذات میں دلچسپی ہوگئی اور مہارانی "شریدیوی" کا ٹیوٹر بنا کر انہیں سری نگر لے گئے۔ اسی دوران انہوں نے ماموں، جو اس وقت ریاست جموں و کشمیر کے چیف جسٹس تھے کی بیٹی سے شادی کرلی۔ یہ شادی ان کی اپنی پسند تھی۔ ۱۹۳۴ء میں انہیں انگریزی میں ترجمہ شدہ قرآن مجید ملا۔ مطالعے کے دوران سیپارہ ۲۱ کے ترجمہ اور قرآن مجید کے دلکش مطالب و معنی میں اُن کا دل ڈوب گیا جس نے ان کے ذہن میں ایک انقلاب برپا کر دیا ___ اور اس کے ساتھ کوئی اندرونی طاقت اُن کے خیالات و جذبات کو اس طرح جھنجھوڑ رہی تھی کہ اس قسم کا تجربہ انہیں پہلے کبھی نہ ہوا تھا۔

اسی کے ساتھ انہوں نے پیغمبرِ اسلام کی سیرت مبارکہ کا مطالعہ کیا اور سیرت کی کتابیں نہایت ذوق و شوق سے پڑھیں ___ سیرت نبوی کے مطالعہ کے بعد انہوں نے اسلام قبول کرنے کا فیصلہ کر لیا اور ۱۹۳۶ء میں وہ اس عظیم سعادت سے فیض یاب ہوگئے ___ شیخ نور محمد جس تسلسل اور سوز سے اپنی بات کہہ رہے تھے تو ان کی آنکھوں میں آنسو تیر رہے تھے، اور ان کا رقت انگیز دل اپنے اندر ایمان و ایقان کا ایک سمندر برپا کئے ہوئے تھا!

میں نے سوال کیا ___ اس کا ردِ عمل آپ کی اہلیہ، مہاراجہ و مہارانی کشمیر، اور دیگر لواحقین پر کیا ہوا؟

انہوں نے کہا کہ چونکہ وہ اپنی مقتدر فیملی کے عتاب کا شکار ہوسکتے تھے اور انگریزی دورِ حکومت میں اُن کے ساتھ کچھ بھی سلوک ہو سکتا تھا اس لئے انہوں نے کچھ دیر تک اپنے قبولِ اسلام کا واقعہ کسی پر ظاہر نہ کیا، مگر وہ اپنے کمرے کو بند کر کے جو مہاراجہ کے محل میں واقع تھا نماز ضرور ادا کر لیتے تھے اس کمرے کو وہ اس دوران تالا لگا دیتے تھے تاکہ ان کی بیوی اور دیگر افراد اُن کو نہ دیکھ سکیں لیکن میری اس قسم کی [illegible] حرکات و سکنات نے میرے گھر اور دوستوں میں شکوک و شبہات پیدا کر دیئے ___ وہ مجھے دیکھتے تھے اور ایک بار مجھے یہاں تک کہنا پڑا کہ میں زیورات کو اپنے کمرے میں چھپا کر رکھ رہا تھا ___ لیکن ___ ع

جب جوشِ جنوں ہو گرمِ سفر وہ بند سلاسل کیا جانے
طوفان جب اپنی موج میں ہو پابندیٔ ساحل کیا جانے

ایک روز جب میری بیوی نے مجھ سے میرے کمرے کی خفیہ حقیقت کے متعلق پوچھا تو میں نے اُسے اعتماد میں لیتے ہوئے سب کچھ بتا دیا ___ ان کی اہلیہ کو معلوم تھا کہ اُس نے صرف بشیشر رائے چوہدری جو اب نور محمد بن چکا تھا ___ کی خاطر اپنے باپ راجہ آئی۔ سی۔ چوہدری کی ناراضگی مول لی تھی جو اُن کی شادی کسی اور جگہ کرنا چاہتے تھے، اس لئے اس نے ایک وفا شعار بیوی کا ثبوت دیتے ہوئے کہ "اُسے اُن کی ذات پر پورا اعتماد ہے اور مزید کہا کہ یقیناً آپ نے درست کیا ہوگا جو آپ کے لئے اچھا ہے" اس پر اس نے بھی اسلام قبول کر لیا۔ یہ بات مہاراجہ کشمیر کے علم میں آئی تو انہوں نے شیخ نور محمد کو اپنے محل سے نکل جانے کا حکم دے دیا:-

محل سے نکل آنے کے بعد انہوں نے سری نگر میں ہی اپنا چھوٹا سا مکان تعمیر کر لیا۔ ایک دن جب وہ گھر پر موجود نہیں تھے کچھ متعصب لوگوں نے اُن کے مکان کو آگ لگا دی۔ اُن کی بیوی نے مکان کی کھڑکی سے کود کر اپنی جان بچائی اور قبل از وقت پیدائش کے ذریعے اُن کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ___ مسلم کانفرنس کے رہنما چوہدری غلام عباس (مرحوم) نے ان کی بیوی / بچے کو ہسپتال پہنچایا جہاں دونوں نے دم توڑ دیا۔

بیوی، بچے اور مکان کے حادثے نے اُن کا دل توڑ دیا تھا اور وہ سری نگر سے سیالکوٹ منتقل ہوگئے جہاں سے انہوں نے حیدر آباد (دکن) میں مقیم مشہور مترجم قرآن مولانا محمد مارماڈیوک پکتھال کو خط لکھا ___ جواب میں مولانا نے انہیں حیدر آباد (دکن) آنے کی دعوت دی۔ حیدر آباد پہنچنے پر مولانا ___ انہیں ریاستی وزیر خزانہ ملک غلام محمد (جو بعد میں پاکستان کے گورنر جنرل بنے) کے پاس لے گئے ملک غلام محمد نے انہیں عثمانیہ یونیورسٹی میں لیکچرار مقرر کر دیا جہاں کچھ عرصہ انہوں نے اسی حیثیت میں کام کیا مگر طبیعت کی روحانی بے قراری اور رہنمائی کی طلب انہیں بے قرار کئے ہوئے تھی ___

یہ شہادت گہِ الفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا!

اس وقت پنجاب کے وزیر اعظم مرحوم سر سکندر حیات خان نے ان کو جب شیخ نور محمد کی علمی صلاحیت اور دیگر حالات کا علم ہوا تو انہوں نے ان کو اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں انگریزی کا پروفیسر مقرر کروا دیا لیکن ان سب سے اُن کو سکون و طمانیت حاصل نہ ہو سکے وہ کسی نہ کسی طرح حضور نبی کریم ... صلی اللہ علیہ وسلم کے قدوم مبارک میں پہنچنا چاہتے تھے ___ ع

ہم اہلِ دردِ غم خوشگوار کو ترسے
ملا جو غم تو دلِ بے قرار کو ترسے

۱۹۵۴ء میں انہیں حج پر جانے کی سعادت حاصل ہوئی

باقی صفحہ ۲۳ پر

بقیہ :- وجوہات کفر

سب کافر ہیں۔ مرزا نے نفخ صور کا بالکل انکار کیا ہے مرزا نے حشر اجساد کا انکار کیا جس طریق میں قیامت کی خبر قرآن و حدیث میں آئی ہے اس سے بالکل انکار کیا۔ یاں ظاہری لفظ تو چھوڑے مگر معنی دوسرے بیان کئے۔ یہ وجوہ بھی مرزا کے کفر کی ہیں۔ لہٰذا مسئلہ واضح ہوگیا۔ کہ مرزا صاحب کافر بھی ہیں اور مرتد بھی اور ان کے معتقد

کے معلوم ہونے کے بعد جو شخص مرزا کے کفر اور ارتداد میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ کسی مسلمان مرد یا عورت کا نکاح کسی مرزائی مرد اور عورت سے جائز نہیں۔ اور اگر نکاح ہو گیا اور ان کے نکاح کے بعد کسی نے مرزائی مذہب اختیار کر لیا تو نکاح فوراً فسخ ہو جائے گا۔ بعد ازاں اولاد الزنا ہوگی اور نسب ثابت نہ ہوگا۔

بقیہ :- تحریک ختم نبوت

پر قبضہ جمانے کے لیے کوششیں شروع کر دیں اس مقصد کے لیے مخصوص جغرافیائی پس منظر کے تحت بلوچستان کا انتخاب کیا مرزا بشیر الدین محمود نے اعلان کیا کہ بلوچستان اب ہماری ریاست ہوگا یہ اب ہمارے ہاتھوں سے نہیں نکل سکتا یہ ہماری شکار گاہ ہوگا دنیا کی ساری قومیں مل کر بھی یہ علاقہ ہم سے نہیں چھین سکتیں (تحریک ختم نبوت از شورش کاشمیری صفحہ ۸۶)

مرزا بشیر الدین نے اپنی کوئٹہ کی ایک تقریر میں بھی اس ارادے کا اظہار کیا کہ وہ بلوچستان کو احمدی صوبہ بنانا چاہتے ہیں۔ جسٹس منیر اور جسٹس کیانی نے اپنی رپورٹ میں اس تقریر کو نامناسب غیر محتاط اندیشہ ناک اور اشتعال انگیز قرار دیا ہے (ملاحظہ ہو رپورٹ تحقیقاتی عدالت فسادات پنجاب ۱۹۵۳ء صفحہ ۲۸۰)

چوہدری ظفر اللہ جو اس وقت پاکستان کے وزیر خارجہ تھے اور دوسرے قادیانی سرکاری افسران اپنے مقاصد کے تکمیل کے لیے اپنی جماعت کی معاونت کر رہے تھے اسلامیان پاکستان کا اس امر پر اضطراب لازمی تھا چنانچہ اس صورت حال پر غور کرنے کے لیے ۹ مئی ۱۹۵۱ء کو برکت علی ہال لاہور میں ایک کنونشن منعقد ہوا۔ جس میں قادیانیوں کی سرگرمیوں اور ملک میں اس کے امکانات کا جائزہ لیا گیا اس کنونشن کی بنیاد پر لاہور اور کراچی میں مختلف اوقات میں علماء کی میٹنگیں ہوئیں بالآخر آل مسلم پارٹیز کنونشن کے بعد مجلس عمل تحفظ ختم نبوت قائم ہوئی جس نے حکومت سے مندرجہ ذیل مطالبات کیے

۱۔ چوہدری ظفر اللہ خان کو وزارت خارجہ سے الگ کیا جائے۔

۲۔ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے

۳۔ قادیانیوں کو ملک کی کلیدی آسامیوں سے علیحدہ کیا جائے۔

ان مطالبات کی منظوری کے لیے مختلف طریقے آزمائے گئے اولاً خواجہ ناظم الدین (وزیر اعظم پاکستان) سے مختلف ملاقاتوں میں یہ مطالبات پیش کیے گئے مگر انہوں نے انہیں تسلیم کرنے سے انکار کر دیا جس کی بنا پر فروری ۱۹۵۳ء میں ڈائرکٹ ایکشن کا فیصلہ کیا گیا سید عطاء اللہ شاہ بخاری اس تحریک کے مرکزی راہنما تھے ان کی ہدایات پر داعیان تحریک نے تمام مکاتب فکر کے علماء کو مجلس عمل کے پلیٹ فارم پر یکجا کر لیا تھا۔ مولانا ابو الحسنات محمد احمد ڈائرکٹ ایکشن تحریک کے پہلے ڈکٹیٹر قرار پائے۔ وزیر اعظم کی کوٹھی پر پہلا قافلہ ان کی سرکردگی میں روانہ ہوا۔ مگر وزیر اعظم نے مطالبات منظور کرنے سے صاف انکار کر دیا نہ صرف یہ کہ مطالبات نہ منظور کیے گئے بلکہ کراچی میں جمع ہونے والے رہنماؤں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا ابو الحسنات، ماسٹر تاج الدین انصاری، صاحبزادہ فیض الحسن، مولانا لال حسین اختر، سید مظفر علی شمسی اور مولانا عبد الرحیم جو بڑہ وغیرہ کو گرفتار کر لیا گیا صرف ان گرفتاریوں پر ہی اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ مغربی پاکستان کے سینکڑوں کارکنوں کو بھی نذر زنداں کر دیا گیا جس سے ملک بھر میں احتجاج شروع ہو گیا حکومت نے بجائے تحریک کے مطالبات کو سننے اور ان پر غور کرنے کے تحریک کو تشدد کے ذریعے دبانا شروع کر دیا جب حالات بے قابو ہوتے نظر آنے لگے تو ۶ مارچ ۱۹۵۳ء کو لاہور میں مارشل لاء نافذ کر کے شہر کو فوج کے حوالے کر دیا گیا۔ مارشل لاء کے ایام میں اپنے ہی ملک کے نہتے شہریوں پر بے دریغ گولیاں برسائی گئیں اور جگہ جگہ آگ و خون کا بازار گرم کیا گیا تحریک کے لیڈر جیلوں میں تھے عوام پر انتہائی تشدد کیا جا رہا تھا ختم نبوت زندہ باد کا نعرہ لگانا جرم قرار دیا جا چکا تھا قادیانی افسران اسلام اور مسلمانوں کی اس ہزیمت پر بغلیں بجاتے اور اپنے حلقہ اثر میں تحریک کو نقصان پہنچانے کے لیے سعی کرتے نتیجۃً تحریک کو کچل دیا گیا۔

ایک اندازے کے مطابق اس دوران تقریباً دس ہزار افراد نے جام شہادت نوش کیا مجروحین کی تعداد ۱۵ ہزار کے قریب تھی تحریک کے بعد گورنر پنجاب نے جسٹس محمد منیر کی صدارت اور جسٹس کیانی (رکن) پر مشتمل ایک تحقیقی عدالت قائم کی جس نے ۹۲ اجلاسوں کے بعد ۱۰ اپریل ۱۹۵۴ء کو اپنی رپورٹ پیش کی (جاری ہے)

بقیہ :- فضائل صدقات

غصہ پر قابو رکھے اللہ جل شانہ اس کو اپنے عذاب سے محفوظ فرماتے ہیں۔ اور جو شخص اللہ جل شانہ کی بارگاہ میں معذرت کرتا ہے حق تعالیٰ شانہ اس کے عذر کو قبول فرماتے ہیں۔

حضرت معاذؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کچھ وصیت فرمائیں۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ جل شانہ کی اس طرح عبادت کرو گویا کہ اس کو دیکھ رہے ہو اور اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کرو۔ اور اگر تم کہو تو میں وہ چیز بتاؤں جس سے ان چیزوں پر سب سے زیادہ قدرت حاصل ہو جائے اور یہ فرما کر اپنی زبان کی طرف اشارہ فرمایا (احیاء)

بقیہ :- صدائے ختم نبوت

وہ نبوت ہے مسلمان کے لئے برگ حشیش
جس نبوت میں نہیں قوت و شوکت کا پیام

الغرض جس اسرائیلی جاسوس نے پاکستان کے اہم راز یہودیوں کو پہنچائے ہیں۔ ان کے پس پردہ پاکستان کے دشمنوں اور مغربی استعمار اور یہودیوں کے تنخواہ دار ایجنٹوں، جہاد کے منکروں اور خصوصاً مرزائے قادیان کی ذریت کا ہاتھ ہے اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ حکومت اول تو تمام محکموں سے ہی قادیانی ملازمین کو نکال باہر کرے ورنہ کم از کم فوج اور دفاعی اہمیت کے حامل اداروں سے فوراً نکالا جائے۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو پاکستان کے تمام منصوبے پاکستان کے پاس پہنچتے رہیں گے۔

پیلو کی بازیافت
مِسواک سے
ہمدرد پیلو ٹوتھ پیسٹ تک
پیلو کے مؤثر اور مجرب اجزا پر مشتمل ایک مکمل طبی ٹوتھ پیسٹ پیش کر کے ہمدرد نے
حفظِ دنداں کی دنیا میں بھی اوّلیت حاصل کر لی ہے۔
پیلو صدیوں سے دانتوں کی صفائی اور مسوڑھوں کی مضبوطی کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔
ہمدرد کی تحقیق جدید نے پیلو کے ان افادی اجزاء اور دوسری مجرب جڑی بوٹیوں سے ایک جامع
فارمولے کے مطابق ہمدرد پیلو ٹوتھ پیسٹ تیار کیا جو پوری طرح دانتوں اور مسوڑھوں
کی حفاظت کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔
ہمدرد
پیلو ٹوتھ پیسٹ
ہم خدمتِ خلق کرتے ہیں
پیلو کے اوصاف
مسوڑھے مضبوط، دانت صاف
آداب اخلاق
پاکستان سے محبت کرو۔ پاکستان کی تعمیر کرو
Adarts-HTP-3/85
Hamdard
PEELU TO

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-166

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دار المبلغین نفیس سالانہ

ردِ قادیانیت کورس

بمقام دفتر مرکزیہ حضوری باغ روڈ ملتان بتاریخ ۱۶ تا ۳۰ شعبان ۱۴۰۷ھ

جس میں مندرجہ ذیل حضرات

مفکر اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کراچی ❁ مناظر اسلام حضرت مولانا عبد الرحیم اشعر صاحب ملتان

❁ مفکر ختم نبوت حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری ملتان ❁ مناظر ختم نبوت حضرت مولانا نذیر احمد برق حیدرآباد ❁ خطیب ربوہ حضرت مولانا خدا بخش صاحب [illegible]

❁ مکرم جناب ابو تاج محمد صاحب [illegible] ❁ مکرم جناب اشتیاق احمد صاحب [illegible]

لیکچر دیں گے!!!

علماء کرام، مدارس عربیہ کے منتہی طلباء، اسکولز، کالجز کے طالب علم و دیگر حضرات کے لیے نادر موقع ہے۔ ختم نبوت اور ردِ قادیانیت سے متعلق تمام مضامین پر سیر حاصل معلومات کے لیے آج ہی داخلہ کے لیے سادہ کاغذ پر درخواست بھجوائیں۔ خورد و نوش و دیگر سہولتیں بذمہ دفتر ہوں گی، البتہ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں!

درخواستوں کی ترسیل کے لئے

اللہ وسایا ناظم دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان فون نمبر [illegible]